عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۲۹ | ۱۱ تا ۱۹/ شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱/ جولائی ۲۰۱۰ء | شمارہ:۲۸

سانحہ داتا دربار
اصل مجرم کو نہ چھپائیں

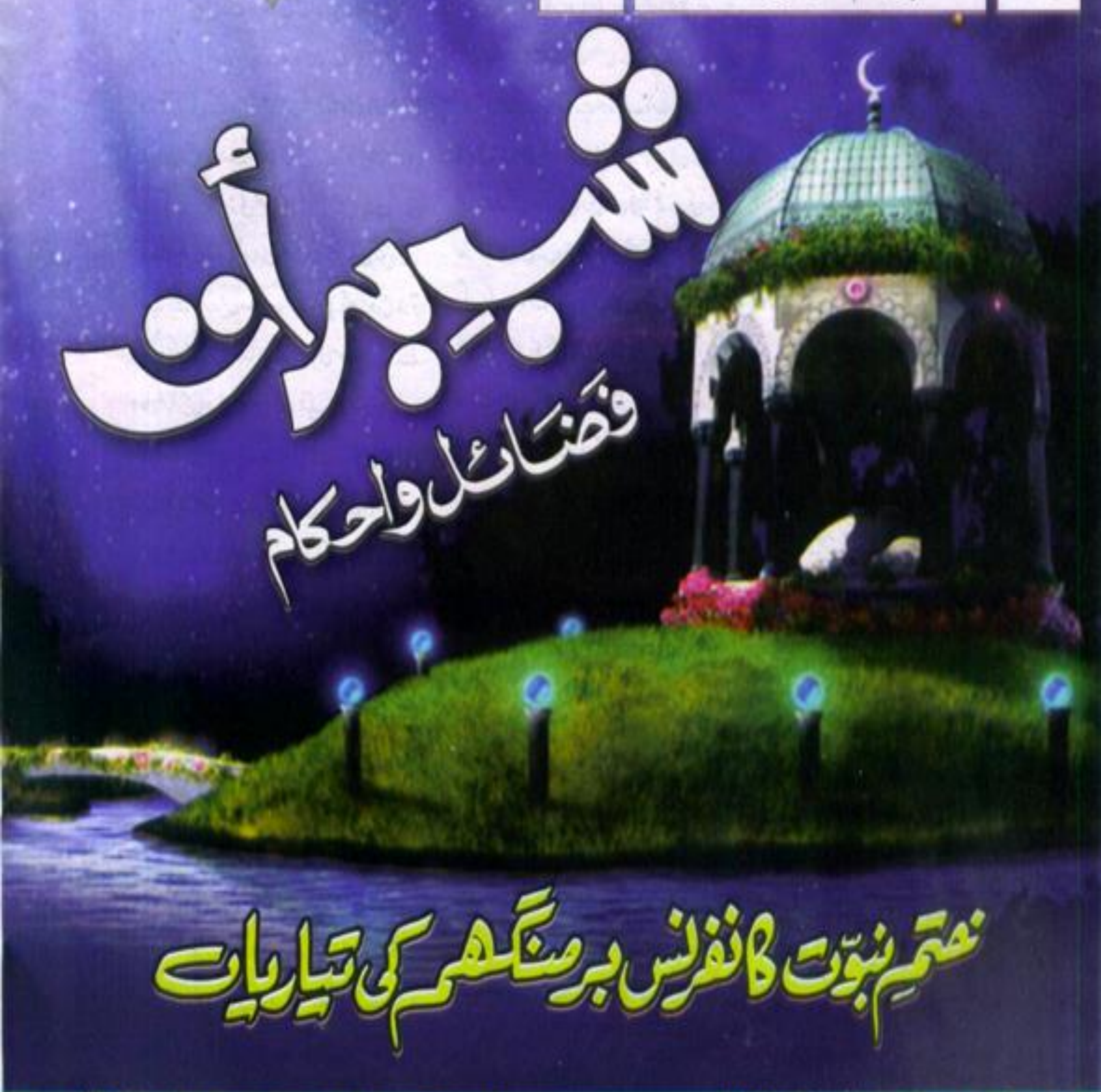

شبِ برأت
فضائل و احکام

ختمِ نبوت کانفرنس برمنگھم کی تیاریاں

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.or
http://www.khatm-e-nubuwwat.co

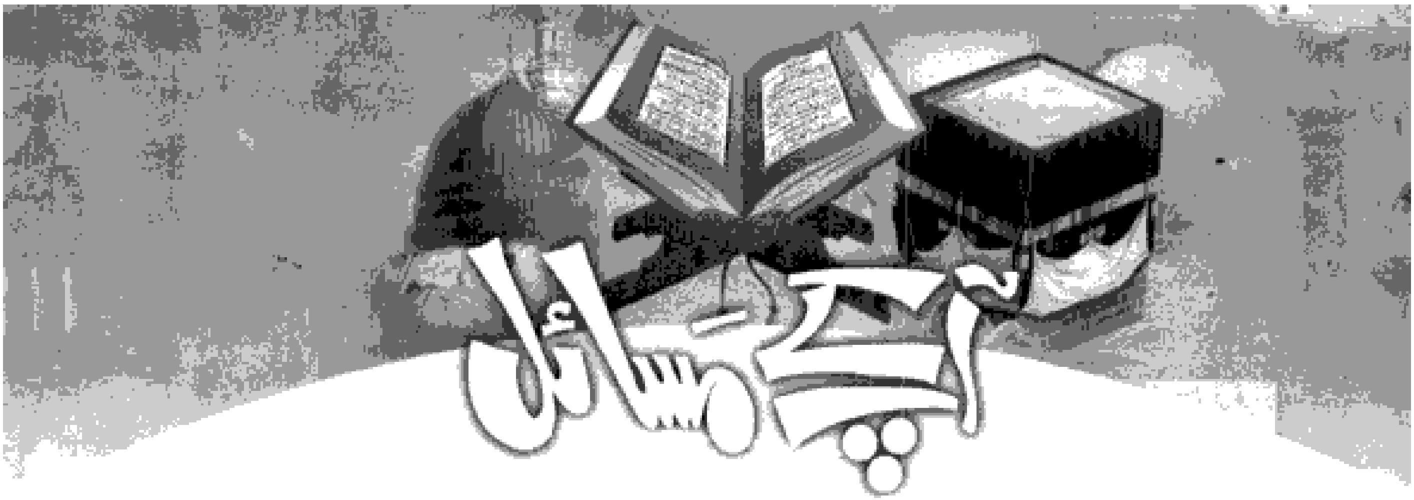

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

موت کی تمنا کرنا

محمد یونس، کوئٹہ

س:...... میری بیوی عرصہ دراز سے بیمار ہے، ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دیا ہے، ۲۴ گھنٹے بستر مرگ پر ہے، ایک بندہ ان کے پاس موجود ہونا ضروری ہے، پہلو تبدیل کرنا، اٹھانا بٹھانا ہوتا ہے اور رفع حاجت کرانا شامل ہے، مریضہ زندگی سے تنگ ہے تھوڑی تھوڑی آواز میں بات کرتی ہے لیکن قوت گویائی بہت کم ہے، مجھ سے کہتی ہے آپ مجھے ماردیں، ہلاک کردیں یا مجھے موقع ملا تو خودکشی کرلوں گی، مساجد میں میری موت کے لئے دعا کرائیں، مایوسی کی بھی ایک حد ہوتی ہے، برداشت کی بھی ایک حد ہوتی ہے، امتحان کا بھی ایک وقت مقرر ہے، کیا اللہ تعالیٰ بندے کو اتنا مجبور کردیتا ہے کہ وہ خودکشی کرلے، پھر موت کا ذمہ دار کون ہوگا؟ مریضہ خود بھی کہتی ہے کہ حرام موت ایسی حالت میں کیوں قرار دی گئی ہے؟

ج:...... میرے مخدوم! آپ کی اہلیہ کی بیماری، لاچاری اور مایوسی کی حالت کا پڑھ کر بہت ہی افسوس اور دکھ ہوا، اگر اس کے لئے شفا مقدر ہو تو اللہ تعالیٰ جلد صحت عطا فرمائے اور اگر اس کے لئے موت میں فائدہ ہو تو اس کی مشکل آسان فرمادے۔

میرے مخدوم! آپ کی اہلیہ بھی آخر انسان ہیں اور انسان کمزور اور بے بس ہے۔ اس لئے وہ ایسے کلمات منہ سے نکالتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے حال پر رحم فرمائے۔ اگر اس بیچاری کو معلوم ہوتا کہ دنیا کی زندگی ایک مسلمان کے لئے کس قدر مفید ہے تو شاید وہ موت کی تمنا نہ کرتی، کیونکہ انسان اگر گناہ گار ہو یا نیک صالح، زندگی بہرحال اس کے لئے مفید ہے، اس لئے کہ زندگی میں گناہ گار کسی لمحہ توبہ کرسکتا ہے اور نیک وصالح کے لمحات زندگی اس کی نیکی میں اضافہ کا سبب بن سکتے ہیں اور کچھ نہ بھی ہو تو یہ بیماری اس کی آخرت کی سزا اور عذاب کا بدل بن رہی ہے اور جس دن موت آئے گی پاک صاف ہوکر جنت میں داخل ہوجائے گی، پھر اس کو اس کا بھی اندازہ نہیں کہ آخرت کی سزا یا عذاب دنیا کی تکلیف سے کہیں بڑھ کر ہے، کیونکہ دنیا کی آگ آخرت کی آگ سے سو بار پناہ مانگتی ہے۔ یہاں تو گھبرا کر موت کی تمنا کرتے ہیں وہاں کی گھبراہٹ کے بعد کہاں جائیں گے، یہاں کی سزا کے بدلہ میں آخرت کی راحت ملے گی، مگر وہاں کی تکلیف کا تو کوئی بدل بھی نہ ملے گا۔ خودکشی اس لئے حرام ہے کہ انسان اپنے جسم وجان کا مالک نہیں ہے، جو لوگ خودکشی کرتے ہیں وہ اللہ کی دی ہوئی امانت میں خیانت کرتے ہیں، اس لئے عذاب جہنم کے مستحق بنتے ہیں، اس لئے موت پر یہ دعا تلقین کی گئی ہے کہ: اے اللہ! جب تک زندگی میرے لئے مفید ہے مجھے زندہ رکھ اور جب موت مفید ہو تو مجھے موت دے دے، آپ اس کو بتلائیں کہ مایوس نہ ہوں، یہ بیماری قبر میں، آخرت میں تکالیف کا بدل بن رہی ہے۔

س:...... میں نے بہت سی ایسی مساجد کے امام دیکھے ہیں، آپ کو بھی معلوم ہوگا ہر سال حج ادا کرتے ہیں، حالانکہ زکوٰۃ، چندہ اور صدقات وصول کرتے ہیں، لوگ ان کو حج پر بھیج دیتے ہیں، ان لوگوں کا پیسہ چاہے حرام کا ہو، لوٹ مار کا ہو، منشیات کا ہو، پھر حج پر جانے والے کیوں حج کرتے ہیں؟ حالانکہ ان کو معلوم ہے کہ تمام رقم حج پر جانے والی حرام کی ہے؟

ج:...... حرام مال سے کیا گیا حج اگرچہ ظاہری سیر سپاٹا ہوجائے گا، مگر اس پر اجر نہیں ملے گا، تاہم اگر ان ائمہ مساجد یا علما کو معلوم ہو کہ کوئی ان کو حرام مال سے حج پر بھیج رہا ہے تو حج پر نہ جائیں، اگر ان کو معلوم ہی نہ ہو تو پھر ان کا کیا قصور ہے؟ بھائی یہ تو مقدر کی بات ہے کہ کسی کو بار بار حج پر جانے کا موقع مل جاتا ہے اور کوئی زندگی بھر اس آرزو میں رہتے ہیں، عین ممکن ہے کہ جو لوگ اس تمنا اور آرزو میں رہیں اور ان کے پاس حج کے اسباب نہ ہوں، ان کی اس آرزو اور محرومی اور اس پر قلق اور دکھ کا ثواب ان کے حج کے عمل سے زیادہ مفید ثابت ہو، پھر شکایت کا کیا معنی، کیونکہ اللہ تعالیٰ تو نیتوں اور دلوں کے حال کو خوب جانتے ہیں۔ نیز یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جیسا کہ آپ نے لکھا کہ حرام مال سے لوگ دوسروں کو حج پر بھیجتے ہیں تو حرام مال پر حج پر جانے کی تمنا ہی کیوں کی جاتی ہے؟

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۹ — ۱۱تا۱۹/شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ مطابق ۲۳تا۳۱/جولائی ۲۰۱۰ء — شمارہ:۲۸

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

اکابر علمائے امت کے پیغامات	۴	اداریہ
شب برأت... فضائل واحکام	۶	مولانا محمد رمضان لدھیانوی
سالانہ ختم نبوت کانفرنس بریٹنگھم کی تیاریاں	۹	مفتی خالد محمود
سانحہ داتا دربار... اصل مجرم کون نہ چھپائیں	۱۳	مولانا محمد ازہر مدظلہ
دجال کا فتنہ اور اس سے حفاظت (۲)	۱۵	ظلو السیف
سیاست کا ''اثر یا''...	۱۸	شوکت علی مظفر
دیارِ حبیبؐ سے دیارِ غیر تک (۳)	۲۱	مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ
قادیانیوں نے مساجد کا راستہ روک لیا	۲۳	امت رپورٹ
صاحبزادہ مولانا خواجہ خلیل احمد کا دورہ کراچی	۲۶	مولانا توصیف احمد
تشنگان علم وعرفاں فیض پائیں آپ سے	۲۷	قاری محمد صدیق ندیم

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زرتعاون بیرون ملک

امریکہ،کینیڈا،آسٹریلیا:۹۵ڈالر،یورپ،افریقہ:۷۵ڈالر،سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،بھارت،مشرق وسطیٰ،ایشیائی ممالک:۶۵ڈالر

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰روپے، ششماہی:۲۲۵روپے، سالانہ:۴۵۰روپے

چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت،اکاؤنٹ نمبر 8-363اور اکاؤنٹ نمبر 2-927الائیڈ بینک،بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر:جامع مسجد باب الرحمت(ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی،فون:۳۲۷۸۰۳۳۷،۳۴۲۳۴۴۷۶فیکس:۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر:حضوری باغ روڈ،ملتان

فون:۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶،۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر:عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع:القادر پرنٹنگ پریس طابع:سید شاہد حسین مقام اشاعت:جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ادارہ

برمنگھم کانفرنس کے موقع پر

اکابر علمائے امت کے پیغامات

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ (قائم مقام امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پیغام)

اسلام اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ آخری دین ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اور آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آخری امت کو عطا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت محمدیہ کو صرف دین اسلام ہی عطا نہیں کیا بلکہ اس دین کے کامل و مکمل ہونے کا بھی اعلان فرمایا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے زبان نبوت سے یہ اعلان کرایا:

”آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت مکمل کردی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔“ (المائدہ)

دین کے کامل و مکمل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے اصول وضوابط، اپنے احکام وہدایات کے اعتبار سے یہ دین مکمل ہو چکا، اب اس میں کسی اضافہ کسی ترمیم، کسی تبدیلی کی گنجائش نہیں اور نہ اس کی ضرورت ہے، جب دین مکمل ہو چکا تو قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے یہی اسلام کافی ہے اور جب قیامت تک آنے والوں کے لئے یہی کافی ہے تو اب کسی نئے نبی، رسول کسی نئی شریعت کی ضرورت نہیں۔

اسی لئے اس دین کی تمام تعلیمات، اس کی ہدایات، اس کی کتاب قیامت تک کے لئے محفوظ ہے اور آج برملا یہ کہا جاسکتا ہے کہ امت مسلمہ کے علاوہ اقوام عالم میں کسی قوم، کسی ملت کو یہ شرف حاصل نہیں کہ اس کے پاس کامل و مکمل آسمانی ہدایت نامہ موجود ہو، یہ اعزاز اور شرف، صرف اور صرف امت مسلمہ کو حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع فرمایا تھا۔ یہ سلسلہ نبوت سرکار دوعالم فخر دوجہاں، رحمت کائنات حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم فرماتے ہوئے قرآن کریم میں اعلان فرمایا: ”محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، البتہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔“ (سورۂ احزاب)

یہ عقیدہ ختم نبوت کا اعلان درحقیقت اس امت پر ایک احسان عظیم ہے، اس عقیدے نے امت کو وحدت کی لڑی میں پرودیا ہے، پوری دنیا میں جہاں کہیں نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار موجود ہیں خواہ وہ کسی خطہ، کسی قوم، کسی رنگ ونسل سے تعلق رکھتے ہوں اور کسی زمانہ میں ہوں، ان کا عقیدہ ایک، ان کا دین ایک، ان کا مذہب ایک، ان کی تعلیمات ایک، اگر یہ عقیدہ نہ ہوتا تو یہ امت نہ جانے کتنے ٹکڑوں اور کتنے حصوں میں تقسیم ہو چکی ہوتی۔

اس کانفرنس کے موقع پر میں تمام مسلمانوں کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہماری نجات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ختم نبوت پر ایمان لانے میں ہے، اس عقیدہ پر مضبوطی سے جمے رہو اور اس کی اہمیت وعظمت اپنے دل ودماغ میں بٹھالو اور اپنی نئی نسل کو بھی اس عقیدہ کی اہمیت وعظمت سے آگاہ کردو تا کہ کوئی ایمان کا ڈاکو اپنے دجل وفریب سے آپ کے اور آپ کی نئی نسل کے ایمان پر ڈاکا نہ ڈال سکے۔

اس کانفرنس کے موقع پر میں قادیانیوں سے بھی کہتا ہوں کہ تم کس غلط راستے پر جارہے ہو، یہ ہلاکت کا راستہ ہے، ایک جھوٹے اور مفتری کو چھوڑ کر رحمت کائنات، امام الانبیاء، ختم الرسل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو کر اپنی نجات کا سامان کرو کہ آپ کا طریقہ ہی صراط مستقیم ہے۔ میں اس موقع پر انگلینڈ کے تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس کانفرنس میں بھرپور شرکت کرکے خاتم الانبیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار کریں اور اس کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی کا پیغام

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہر مومن کا سرمایہ ہے بلکہ آپ سے محبت ایمان کا جزو ہے، کوئی شخص اس وقت تک مومن ہی نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس

کے دل میں آپ کی محبت نہ ہو، بلکہ تمام جہان سے حتیٰ کہ اپنی اولاد، اپنے ماں باپ اور اپنی جان سے بھی آپ زیادہ عزیز نہ ہوں اس وقت ایمان مکمل ہی نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مسلمان کے دل میں آپ کی محبت کا دریا موجزن ہوتا ہے وہ ہر بات برداشت کرسکتا ہے لیکن رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ادنیٰ سی بھی گستاخی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں اور ہمہ وقت وہ آپ کی عزت وناموس پر مر مٹنے اور اپنی اولاد، اپنا مال، اپنی جان سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار و آمادہ رہتا ہے۔ جب بھی کسی دریدہ دہن نے آنجناب کی شان میں گستاخی کی ناپاک جسارت کی مسلمان دیوانہ وار میدان عمل میں آئے اور اس کا قلع قمع کرکے چھوڑا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور جن کی ذات اقدس پر انبیاء کا سلسلہ ختم ہوگیا اور اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ کی ختم نبوت کے بعد کسی کا نبوت کا دعویٰ کرنا صرف آپ کی ختم نبوت کا انکار نہیں بلکہ آپ کی توہین ہے اور صرف آپ کی ہی نہیں بلکہ تمام انبیاء کی توہین ہے اور خمیت کی دیوار میں نقب لگانا دین کے تمام نظام کو درہم برہم کرنا اور اللہ کے فیصلہ کو تسلیم نہ کرنا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کرکے اور ان قادیانیوں نے ان کی اتباع کرکے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مرتکب ہوئے ہیں جو ناقابل برداشت جرم ہے۔ قادیانی فرقہ کا وجود عالم اسلام، عقائد اسلام، شرافت انبیاء، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت اور کاملیت قرآن کے منافی اور قطعاً مضر اور سخت نقصان دہ ہے۔ اس لئے روز اول سے قادیانیوں کا تعاقب جاری ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانے اور ختم نبوت کے دیوانے ہمیشہ ان کا تعاقب جاری رکھیں گے، اس کے لئے جان سے بھی گزرنا پڑا تو دریغ نہیں کریں گے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اس فتنہ سے چوکنا رہیں کیونکہ یہ اسلام اور مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر گمراہ کرتا اور مار آستین بن کر ڈستا ہے، اس کی چالیوں سے ہوشیار رہنا چاہئے۔ اس کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا بھرپور ساتھ دیجئے اور کانفرنس کو کامیاب بنایئے، اللہ آپ کا حامی وناصر ہو۔

صاحبزادہ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ (نگران وسرپرست ختم نبوت کانفرنس کا پیغام)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زعماء اور علماء ہر سال آپ کے ملک اور آپ کے شہر میں آکر سالانہ کانفرنس منعقد کرتے ہیں۔ ہم درحقیقت اس کانفرنس کے ذریعہ آپ کے لئے چوکیدار کا فریضہ انجام دیتے ہیں اور آپ کو آپ کے ایمان پر ڈاکا ڈالنے والوں سے بیدار اور خبردار کرتے ہیں، کہیں خواب غفلت میں ڈاکا ڈال کر آپ کے ایمان کو چھین کر نہ لے جائیں۔ اس لئے اس کانفرنس اور اس سے قبل پورے ملک میں ایک صدا لگاتے ہیں۔ ہماری صدا ایک ہی ہے کہ اگر اپنے ایمان کی حفاظت چاہتے ہو تو عقیدہ ختم نبوت کو مضبوطی سے تھام لو، اس میں کسی تاویل اور کسی شک وشبہ کا شکار نہ ہوں۔ یقین جانئے آپ ہمارے اسلامی اور دینی بھائی ہیں، ہم سب آقائے نامدار دو جہاں کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں، اس دین اسلام نے ہمیں ایک ایسے مضبوط رشتہ میں منسلک کردیا ہے جسے زمینی حدود وقیود، زبان، رنگ ونسل کی تفریق ختم نہیں کرسکتی، اسی دینی رشتہ کی وجہ سے ہم تمام مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں اور اسی خیر خواہی کے جذبہ کے تحت دور دراز سے آکر آپ کو آگاہ کرنے، خبردار کرنے کا فریضہ انجام دیتے ہیں، صرف مسلمانوں کے ہی نہیں ہم نے تو قادیانیوں اور مرزائیوں کے بھی خیر خواہ ہیں، ہم دل سے چاہتے ہیں کہ وہ ہلاکت سے بچ جائیں، دنیا اور آخرت کی ذلت ورسوائی سے بچ جائیں۔ رحمت للعالمین، شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت کو چھوڑ کر مرزا غلام احمد قادیانی سے وابستہ ہوکر جہنم کا ایندھن بننے سے بچ جائیں۔ ہماری ان کو دعوت ہے اور بڑی فکرمندی اور دردمندی سے دعوت دیتے ہیں کہ کہاں بھٹک رہے ہو، آؤ ہر جھوٹے نبی پر لعنت بھیجو اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن عافیت میں آجاؤ، بغیر کسی تاویل کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مان کر آپؐ کے جھنڈے تلے جمع ہوجاؤ اور کل روز محشر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حق دار بنو۔

مسلمانو! یاد رکھو قادیانیت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت اور آپ کی دشمنی کا دوسرا نام ہے، ان کے کسی دھوکا میں نہ آنا اور ان کی چکنی چپڑی باتوں اور تاویلات سے متاثر نہ ہونا ورنہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔

آیئے ہم عہد کریں کہ ہم سب مل کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا جھنڈا ہر جگہ بلند کریں گے، اس کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قدم بقدم ساتھ دیں گے اور اس کانفرنس کو بھرپور انداز میں کامیاب کریں گے۔ یاد رکھئے یہ کانفرنس کام کی انتہا نہیں بلکہ کام کا نقطۂ آغاز ہے، اس کانفرنس میں شرکت کرکے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت ومحبت اور آپ کی ختم نبوت کی حفاظت کا جذبہ لے کر جایئے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

شبِ برأت... فضائل واحکام

مولانا محمد رمضان لدھیانوی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کی پندرہویں رات کو میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ایسی رات ہے، جس میں آسمان اور رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، لہٰذا اٹھئے اور نماز پڑھئے اور اپنے سر اور دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھایئے، میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ رات کیسی ہے؟ کہا: یہ ایسی رات ہے کہ جس میں رحمت کے تین سو دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کو بخش دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں، مگر جو شخص جادوگر ہو یا کاہن، کینہ رکھنے والا ہو یا ہمیشہ شراب پینے والا، زنا پر اصرار کرنے والا ہو یا سود کھانے والا، والدین کا نافرمان ہو یا چغل خور، رشتہ داری توڑنے والا، ان لوگوں کے لئے معافی نہیں ہوتی جب تک ان تمام چیزوں سے توبہ نہ کرلیں اور ان برے کاموں کو چھوڑ نہ دیں۔

(درۃ الناصحین اردو، ۲/۲۰۶)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت فرما کر تمام مخلوق کی مغفرت فرمادیتے ہیں سوائے مشرک اور کینہ ور کے۔

(ابن حبان ۱۲/۴۸۱، رواہ البیہقی فی فضائل الاوقات، ۱۱۹)

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں شب ہوتی ہے تو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک پکارنے والا پکارتا ہے: کیا کوئی مغفرت کا طالب ہے؟ کہ میں اس کی مغفرت کردوں؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اس کا دامن گوہر مراد سے بھردوں، اس وقت خدا سے جو مانگتا ہے اس کو ملتا ہے، سوائے بدکار عورت اور مشرک کے۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان، ۳/۳۸۳، رواہ البیہقی فی فضائل الاوقات، ص: ۱۲۵)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ سرتاج دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا: کیا تم جانتی ہو کہ اس شب میں یعنی شعبان کی پندرہویں شب میں کیا ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! (مجھے تو معلوم نہیں، آپ ہی بتادیجئے کہ) کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: بنی آدم میں سے ہر وہ شخص جو اس سال پیدا ہونے والا ہوتا ہے، اس رات میں لکھ دیا جاتا ہے اور بنی آدم میں سے ہر وہ شخص جو اس سال مرنے والا ہوتا ہے، اس رات میں لکھا جاتا ہے، اس رات میں بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور اسی رات میں بندوں کے رزق اترتے ہیں۔ (رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر، بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح، ص: ۱۱۵)

مولانا محمد رفعت قاسمی (مدرس دارالعلوم دیوبند) رقم طراز ہیں: ''دنیا بھر کی حکومتوں میں یہ دستور ہے کہ وہ اپنے وسائل اور پالیسی کے مطابق آمدنی واخراجات کا بجٹ ایک سال پہلے ہی تیار کرلیتی ہیں، ان کے پارلیمانی اور وزرأ کے اجلاسوں کی میٹنگ میں اس بجٹ پر مہینوں بحث ہوتی ہے، یہ بجٹ اپنی حکومت کے اغراض و مقاصد کا آئینہ دار بھی ہوتا ہے اور اس سے یہ بھی واضح ہوجاتا ہے کہ آنے والے سال میں ترقی کی کن منازل کو طے کرتا ہے۔

بعینہٖ شعبان کی چودہویں اور پندرہویں تاریخوں کے درمیان ہر سال خالق کائنات اپنی وسیع تر مملکت دنیا کے بجٹ کا اعلان کرتا ہے اور یہ بجٹ زندگی کے ہر زاویے پر محیط ہوتا ہے، اس رات میں یہ بھی فیصلہ ہوتا ہے کہ آنے والے سال میں کتنے لوگوں کو دنیا میں بھیجنا ہے اور کتنے لوگوں کو ان کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کرنے کے بعد واپس بلایا جائے گا، کتنا خرچ کرنے کی اجازت طے کی اور کس سے کتنا کچھ واپس لے لیا جائے گا، شعبان کی پندرہویں شب میں عالم بالا میں حکیم وخبیر دانا مدبر کے حکم کے مطابق دنیا والوں کے لئے جو روز ازل میں فیصلے کئے گئے تھے، ان میں سے ایک سال کا جامع بجٹ کارکنان قضا وقدر یعنی خاص مقرب فرشتوں کے سپرد کردیا جاتا ہے، اس دنیا میں سب کچھ وہی ہوتا ہے جو فرشتوں کو پیش کیا جاتا ہے۔

(مسائل شب برأت، ص: ۲۹)

حضرت عطا بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب شعبان کی پندرہویں شب ہوتی ہے تو خدا کی طرف سے ملک الموت کو ایک فہرست دی جاتی ہے اور حکم دیا جاتا ہے کہ جن جن لوگوں کا نام اس فہرست میں درج ہے ان کی روحوں کو اس سال وقت مقررہ پر قبض کرنا، کوئی بندہ تو باغوں کے درخت لگا رہا ہوتا ہے، کوئی شادی کر رہا ہوتا ہے، کوئی تعمیر میں مصروف ہوتا ہے، حالانکہ اس کا نام مردوں کی فہرست میں لکھا جا چکا ہوتا ہے۔

(ثبت بالسنہ ص:۳۵۳، لطائف المعارف ص:۱۴۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور اپنے کپڑے اتارے، تھوڑی دیر گزرنے نہ پائی تھی کہ آپ نے ان کو پھر پہن لیا، مجھ کو یہ خیال آیا کہ آپ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی اور کے پاس جارہے ہیں، اس لئے مجھے بہت غیرت آئی، میں آپ کے پیچھے پیچھے نکل کھڑی ہوئی، تلاش کرتے ہوئے میں نے آپ کو جنت البقیع میں پایا، آپ مسلمان مردوں عورتوں اور شہدائے کے لئے استغفار کر رہے تھے، میں نے دل میں کہا کہ آپ پر میرے ماں باپ قربان جائیں، آپ خدا کے کام میں مصروف ہیں اور میں دنیا کے کام میں، میں وہاں سے واپس اپنے حجرے میں چلی آئی (اس آنے جانے میں) میرا سانس پھول گیا، اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور دریافت فرمایا یہ سانس کیوں پھول رہا ہے؟ میں نے عرض کیا: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، آپ میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے جلدی سے دوبارہ کپڑے پہن لئے، مجھ کو یہ خیال کر کے سخت رشک ہوا کہ آپ ازواج مطہرات میں سے کسی اور کے پاس تشریف لے گئے ہیں، نوبت یہاں تک پہنچی کہ میں نے آپ کو خود بقیع غرقد میں جا دیکھا کہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: عائشہ! کیا تمہارا یہ خیال تھا کہ خدا اور خدا کا رسول تمہارا حق ماریں گے؟ (اصل بات یہ ہے کہ) جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ رات شعبان کی پندرہویں رات ہے اور خداوند عالم اس رات میں بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے جو کہ قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ ہوتے ہیں، مگر اس میں خدا تعالیٰ مشرکین، کینہ ور، رشتے ناطے توڑنے والے، ازار ٹخنوں سے نیچے رکھنے والے، ماں باپ کے نافرمان اور شراب کے عادی لوگوں کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتے۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ شب برأت میں قبرستان تشریف لے گئے تھے، لہٰذا اگر وقت ملے تو قبرستان چلے جانا چاہئے لیکن اس کو ضروری نہ سمجھا جائے۔

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ نے ۱۴/ شعبان ۱۳۳۱ھ کو جامع مسجد تھانہ بھون میں اپنے بیان کے آخر میں فرمایا: ''اس دن میں روزہ، اس رات میں جاگنا، اپنی حاجت طلب کرنا، مردوں کے لئے دعا کرنا مستحب ہے... لیکن بہتر یہ ہے کہ مردوں کو اسی طریق پر نفع پہنچاؤ، جس طور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے یعنی بعد عشاء کے قبرستان میں جا کر مردوں کے لئے دعا کرو، پڑھ کر بخشو، مگر فرداً فرداً جاؤ، جمع ہو کر مت جاؤ اس کو تہوار مت بناؤ۔

اور عجب لطف حق ہے کہ پندرہویں شب میں ہمیشہ چاندنی ہوتی ہے، (اکیلے) قبرستان جانے میں وحشت بھی نہ ہوگی۔''

(خطبات حکیم الامت، ۷/ ۴۷۲)

استاذی شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ فرماتے ہیں ایک روایت سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں تشریف لے گئے تھے، اس لئے مسلمان اس بات کا اہتمام کرنے لگے کہ شب برأت میں قبرستان جائیں، لیکن میرے والد ماجد حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ ایک بڑی کام کی بات بیان فرمایا کرتے تھے، ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے، فرماتے تھے کہ ''جو چیز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس درجے میں ثابت ہو اسی درجہ میں اسے رکھنا چاہئے، اس سے آگے نہیں بڑھانا چاہئے، لہٰذا ساری حیات طیبہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ جنت البقیع جانا مروی ہے، چونکہ ایک مرتبہ جانا مروی ہے، اس لئے تم بھی اگر زندگی میں ایک مرتبہ چلے جاؤ تو ٹھیک ہے، لیکن ہر شب برأت میں جانے کا اہتمام کرنا، التزام کرنا اور اس کو ضروری سمجھنا اور اس کو شب برأت کے ارکان میں داخل کرنا اور اس کو شب برأت کا لازمی حصہ سمجھنا اور اس کے بغیر یہ سمجھنا کہ شب برأت نہیں ہوئی، یہ اس کو اس کے درجے سے آگے بڑھانے والی بات ہے، لہٰذا اگر کبھی کوئی شخص اس نقطہ سے قبرستان چلا گیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تھے، میں بھی آپ کی اتباع میں جا رہا ہوں تو انشاء اللہ اجر و ثواب ملے گا، لیکن اس کے ساتھ یہ کرو کہ کبھی نہ بھی جاؤ۔''

(اصلاحی خطبات، ۴/ ۲۶۵)

حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ شب برأت سے متعلق اپنے ایک بیان میں فرماتے ہیں:

''اس رات میں کرنے کے دو کام ہیں: ایک تو جہاں تک ممکن ہو سکے عبادت کرو اور قرآن کریم کی تلاوت کرو، نماز پڑھنا سب سے افضل ہے، لیکن اگر بیٹھ کر تسبیحات پڑھنا چاہو تو یہ بھی جائز ہے۔

غرضیکہ اللہ کی یاد میں جتنا وقت بھی گزار سکتے ہو گزارو، باقی سونے کا تقاضا ہو تو سو جاؤ، فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ضرور پڑھ لو۔ تو ایک یہ کہ جہاں تک ممکن ہو سکے عبادت میں وقت گزارا جائے اور دوسرے یہ کہ رات مانگنے کی ہے، کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگا جائے، مانگا کیا جائے؟ اس کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے، ایک تو اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو، دوسرے اللہ تعالیٰ سے رزق مانگو، اور تیسرے اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو، لیجئے خدا تعالیٰ نے کنجیاں تمہارے ہاتھ میں دی ہیں، جتنا چاہو کھولو اور لو۔'' (اصلاحی مواعظ ۵/ ۲۸۶)

اس بابرکت و باسعادت رات کے فضائل و برکات پڑھنے کے بعد اگر ہم اپنے معاشرے پر نظر ڈالیں تو حیرت و افسوس کے ملے جلے تاثرات صفحہ عالم پر ابھرتے ہیں کہ کس طرح ہمارے افعال و اعمال نے اس مبارک شب کے ثواب کو عذاب سے اور برکات کو دینی و دنیوی نقصان سے بدل کر رکھ دیا ہے، ہم نے باعث برکت رات کو سراپا گناہ اور بدعات اور طرح طرح کی رسمیں ایجاد کر لی ہیں، جن کو فرائض کی طرح لازمی سمجھ کر ادا کیا جاتا ہے اور ان فضول خرافات اور بدعات سے بچنے والے کو مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ ایسی ہی بدعات و رسومات کو ذکر کیا جاتا ہے:

مسجدوں، بازاروں، گھروں اور خاص خاص مقامات کو سجایا جاتا ہے، قمقمے روشن کئے جاتے ہیں، لائٹ کا اضافہ کیا جاتا ہے، ضرورت سے زیادہ چراغ جلائے جاتے ہیں، بہت زیادہ روشنی کی جاتی ہے، گھروں سے باہر دروازوں پر کئی کئی چراغ روشن کئے جاتے ہیں اور بعض جگہ مکانوں کی چھتوں پر موم بتیاں جلائی جاتی ہیں اور دیواروں پر قطار در قطار چراغ رکھ دیئے جاتے ہیں، یہ سب بے جا اسراف اور فضول خرچی ہے جو بربادی کا ذریعہ ہے، جس کے بارے میں قرآن کریم میں ارشاد ہے:

''ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین۔''

ترجمہ: ''بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔''

اسی طرح دوسرے مقام پر ہے:

''ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین۔''

ترجمہ: ''اور اسراف نہ کرو کیونکہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔''

یہ چراغاں اسلامی شعار نہیں ہے بلکہ ہندوستان کے مشرکوں اور ہندوؤں کی دیوالی کی نقل ہے اور سخت حرام ہے۔

یہ رسم نہ صرف ایک بے لذت گناہ ہے بلکہ اس کی دنیوی تباہیاں بھی ہمیشہ آنکھوں کے سامنے آتی ہیں، دراصل یہ رسم بھی ہندوانہ شعار ہے، ہندوؤں کے ایک مشہور تہوار دیوالی کی نقل ہے، ہندوؤں کے ساتھ میل جول سے جہاں بہت سی باتیں انہوں نے ہم سے سیکھیں وہیں ہم نے بھی ان سے بہت کچھ سیکھ لیا ہے، مگر افسوس اس بات پر ہے کہ انہوں نے ہم سے اچھی باتیں سیکھیں جبکہ ہم نے ان سے ان کی بری باتیں سیکھیں ہیں۔

برامکہ ایک آتش پرست قوم گزری ہے جو کہ مسلمان ہوگئی تھی، مگر آتش پرستی کے اثرات پھر بھی ان کی زندگی میں نمایاں تھے، یہ لوگ اس موقع پر خاص طور پر روشنی کا اہتمام کرتے تھے، عباسی خلیفہ ہارون الرشید اور مامون الرشید کے دور خلافت میں برامکہ کو عروج حاصل تھا، جس کی وجہ سے یہ منکرات اہل اسلام میں رواج پاگئیں۔

آج بھی مسلمانوں کا لاکھوں روپیہ ہر سال اس خلاف عقل و شرع کام میں صرف ہوتا ہے، سوچنے کی بات ہے کہ جس قوم کی اقتصادی حالت نازک اور خطرناک ہو اور جس کو افلاس نے دوسری قوموں کا غلام بنا رکھا ہو، اس کا اتنا روپیہ پیسہ اس طرح فضول اور بیہودہ رسوم میں ضائع ہو تو اس کی قومی زندگی کی کیا توقع کی جاسکتی ہے؟ ہر سال اس رات میں یہ افلاس زدہ قوم لاکھوں روپیہ آتش بازی، انار اور پٹاخے وغیرہ چھوڑنے پر خرچ کر دیتی ہے اور اپنی گاڑھی کمائی کو نذر آتش کر کے مبارک رات کی برکتوں کو بھسم کر ڈالتی ہے۔

بچوں کو آتش بازی اور پھلجڑی پٹاخے چھوڑنے کے لئے پیسے دیئے جاتے ہیں اور ان کو بچپن ہی سے خدائے تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کی مشق کرائی جاتی ہے، بہت سے بڑے اور بچے جل جاتے ہیں، کئی واقعات ایسے ہو چکے ہیں، جن میں آتش بازی کرنے والوں کا ہاتھ اڑ گیا، منہ جل گیا، جسم جھلس گیا اور بعض مرتبہ تو دکانوں اور مکانوں تک میں آگ لگ جاتی ہے، یہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والی بات ہے جس کی حرمت قرآن مجید میں موجود ہے: ''ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ''... مت ڈالو اپنی جانوں کو ہلاکت میں... (سورۂ بقرہ) اور مال کو ضائع کرنے کی خرابی بھی لازم آتی ہے، لہٰذا سخت اجتناب ضروری ہے۔

عجیب بات ہے کہ آسمان سے رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور نیچے رحمتوں کا مقابلہ آتش بازی اور فضول خرچی اور طرح طرح کے گناہوں کے ذریعہ کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: ''کوئی ہے جو مجھ سے مانگے'' اور یہاں مانگنے کے بجائے فسق و فجور اور کھیل کود میں وقت اور مال برباد کیا جاتا ہے۔

☆☆.............☆☆

سالانہ ختم نبوت کانفرنس، برمنگھم کی تیاریاں

رپورٹ: مفتی خالد محمود

الحمدللہ! ہر سال کی طرح امسال بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۱۱/ جولائی ۲۰۱۰ء بروز اتوار کو برمنگھم (برطانیہ) کی سینٹرل جامع مسجد میں منعقد ہورہی ہے۔ یہ کانفرنس درحقیقت ان کانفرنسوں کا تسلسل ہے جو پاکستان بننے سے پہلے قادیان میں منعقد ہوتی رہیں اور پاکستان بننے کے بعد پاکستان میں اور انگلینڈ میں آج تک تسلسل کے ساتھ ہر سال منعقد ہوتی ہیں، جس کا پس منظر کچھ یوں ہے۔

۱۹۳۰ء میں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر لاہور میں ''انجمن حمایت اسلام'' کا سالانہ اجتماع ہوا، جس میں ملک بھر سے (متحدہ ہندوستان) سے پانچ سو سے زائد جید علماء کرام اور مشائخ عظام نے شرکت کی۔ علماء کرام کے اس اجتماع میں حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو ''امیر شریعت'' کا خطاب دیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے تردید قادیانیت کا محاذ ان کے سپرد کیا، امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے مجلس احرار اسلام کا ایک شعبۂ تبلیغ قائم کرکے اس محاذ پر کام شروع کیا، مجلس احرار اسلام ہند نے ۲۰، ۲۱، ۲۲/ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو قادیان میں ایک کانفرنس کا انعقاد کیا، جس میں اکابر علما کے بیانات ہوئے، اس کانفرنس کے ذریعہ علما کرام نے پورے ملک میں قادیانیت کے خلاف کام کرنے کا عزم کیا۔

پاکستان بننے کے بعد قادیانیوں نے اپنا مرکز ''ربوہ'' کو بنایا اور وہاں دسمبر میں اپنا سالانہ جلسہ کرنے لگے تو مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی ان کے مقابلہ میں کانفرنس منعقد کرنا شروع کی جو ۱۹۸۱ء تک ہر سال چنیوٹ میں منعقد ہوتی رہی، جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء و مشائخ شریک ہوتے، پھر یہ کانفرنس چناب نگر (ربوہ) میں منتقل ہوگئی اور ۶، ۷/ ستمبر ۱۹۸۲ء کو چناب نگر میں پہلی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں تمام صوبوں کے علماء، مشائخ، خطبا، وکلا اور سیاسی عمائدین نے شرکت کی۔ یہ ایک مثالی کانفرنس تھی، جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء شریک تھے اور اس طرح اس کانفرنس کے ذریعہ امت مسلمہ کے اتحاد کا زبردست مظاہرہ ہوا۔ مرزائیوں کا سالانہ جلسہ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۸۳ء تک ہر سال ربوہ میں ہوتا رہا، مگر ۱۹۸۴ء میں جب ان کے خلاف ۲۶/ اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری ہوا، جس کے ذریعہ قادیانیوں کو مسلمان کہلانے، اذان دینے، اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہنے اور اسلامی شعائر و اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے روک دیا گیا اور ان کی تبلیغی و ارتدادی سرگرمیوں پر پابندی لگادی گئی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ان کے سالانہ جلسہ پر بھی پابندی لگوائی اور اس طرح ہر سال ہونے والے ان کے جلسے کا سلسلہ پاکستان میں ختم ہوگیا، مگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سالانہ کانفرنس الحمدللہ! پہلے دن کی طرح آج بھی اپنی شاندار روایات کے مطابق منعقد ہوتی ہے۔

جب ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس منظور ہوا تو اس وقت قادیانیوں کا سربراہ مرزا طاہر پاکستان سے فرار ہوکر لندن جا پہنچا، وہاں اس نے ایک قطعۂ زمین خرید کر ایک بستی آباد کی اور اسے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہاں بھی قادیانیوں کا تعاقب کیا۔ قادیانیوں نے اپنا سالانہ جلسہ لندن میں کیا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی اگست ۱۹۸۵ء میں لندن کے ویمبلے ہال میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کی جس میں پاکستان اور برطانیہ کے جید علماء کرام اور مشائخ عظام نے شرکت کی۔

یہ کانفرنس ایک سال کے وقفہ کے علاوہ ہر سال تسلسل کے ساتھ منعقد ہوتی ہے۔ پہلے دو یا تین سال یہ کانفرنس لندن میں ہوئی، اس کے بعد برمنگھم کی مرکزی جامع مسجد میں یہ کانفرنس پوری آب و تاب کے ساتھ منعقد ہوتی ہے۔ انگلینڈ میں تبلیغی اجتماع کے بعد مسلمانوں کا یہ سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ اس کانفرنس کا مقصد مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کرنا اور اس کے تحفظ کے لئے ذہنی طور پر تیار کرنا ہوتا ہے۔ کیونکہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے، اس پر ایمان لانا اسی طرح ضروری ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا، کیونکہ یہ عقیدہ قرآن کریم کی سو سے زائد آیات اور دو سو احادیث سے ثابت ہے، امت کا سب سے پہلا اجماع بھی اسی پر منعقد ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ ختم نبوت کا مسئلہ اسلامی تاریخ کے کسی دور میں مشکوک اور مشتبہ نہیں رہا اور نہ ہی کبھی اس پر بحث کی ضرورت سمجھی گئی بلکہ ہر دور میں متفقہ طور پر اس پر

ایمان لانا ضروری سمجھا گیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعلان درحقیقت اس امت پر ایک احسان عظیم ہے، اس عقیدہ نے امت کو ایک وحدت کی لڑی میں پرو دیا ہے، آپ پوری دنیا میں کہیں چلے جائیں اور آپ ہر دور اور ہر عہد کی تاریخ کا مطالعہ کریں، آپ کو نظر آئے گا کہ کسی قوم، کسی زبان، کسی علاقہ اور کسی عہد کا باشندہ ہو اگر وہ مسلمان ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا ایمان ہے تو ان کے عقائد، ان کی عبادات، ان کے دین کے ارکان، ان کا طریقہ اس میں آپ کو یکسانیت اور وحدت نظر آئے گی، جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پانچ نمازیں فرض تھیں، اسی طرح آج بھی پانچ نمازیں فرض ہیں، ان کے جو اوقات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے وہی آج بھی ہیں جو اوقات سعودی عرب میں ہیں وہی اوقات امریکا اور یورپ اور ایشیائی ممالک میں ہیں، اسی طرح روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر احکام بھی سب کے لئے یکساں ہیں یہ سب نتیجہ ہے ختم نبوت کا، تمام نبوت کا، اکمال شریعت کا۔

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں:

''اس عقیدہ نے اسلام کو انتشار پیدا کرنے والی اور ملت کو پارہ پارہ کرنے والی اُن تحریکات اور دعوتوں کا شکار ہونے سے بچایا جو تاریخ اسلام کی طویل مدت اور عالم اسلام کے وسیع رقبہ میں وقتاً فوقتاً سر اٹھاتی رہیں۔ اسی عقیدہ کا فیض تھا کہ اسلام ان مدعیان نبوت اور محرفین اسلام کا بازیچۂ اطفال بننے سے محفوظ رہا جو تاریخ کے مختلف وقفوں اور عالم اسلام کے مختلف گوشوں میں پیدا ہوتے رہے۔ ختم نبوت کے اسی حصار کے اندر یہ ملت ان مدعیوں کے دستبرد اور یورش سے محفوظ رہی جو اس کے ڈھانچے کو بدل کر ایک نیا ڈھانچہ بنانا چاہتے تھے اور وہ ان تمام سازشوں اور خطرناک حملوں کا مقابلہ کر سکی جن سے کسی پیغمبر کی اُمت اس سے پہلے محفوظ نہیں رہی اور اتنے طویل عرصہ تک اس کی دینی اور اعتقادی یکسانیت قائم رہی۔ اگر یہ عقیدہ اور حصار نہ ہوتا تو یہ اُمتِ واحدہ ایسی مختلف اُمتوں میں تقسیم ہو جاتی جن میں سے ہر اُمت کا روحانی مرکز الگ ہوتا۔ علمی و تہذیبی سرچشمہ الگ ہوتا۔ ہر ایک کی الگ تاریخ ہوتی، ہر ایک کے الگ اسلاف اور مذہبی پیشوا اور مقتداء ہوتے، ہر ایک کا الگ ماضی ہوتا۔

عقیدہ ختم نبوت درحقیقت نوع انسانی کے لیے ایک شرف و امتیاز ہے، وہ اس بات کا اعلان ہے کہ نوع انسانی سن بلوغ کو پہنچ گئی ہے اور اس میں یہ لیاقت پیدا ہو گئی ہے کہ وہ خدا کے آخری پیغام کو قبول کرے۔ اب انسانی معاشرے کو کسی نئی وحی، کسی نئے آسمانی پیغام کی ضرورت نہیں، اس عقیدے سے انسان کے اندر خود اعتمادی کی روح پیدا ہوتی ہے۔ اس کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ دین اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ چکا ہے۔'' (قادیانیت مطالعہ و جائزہ)

حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ فرماتے ہیں:

''الغرض ختم نبوت صرف ایک دینی مسئلہ اور عقیدہ نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے اس فیصلہ کا عنوان ہے کہ اب سارے انسانوں کے لیے نجات کی آخری شرط بس ہمارے اس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور ان کی ہدایت کا اتباع کرنا ہے۔ اس لیے اب قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کو مطمئن اور یکسو ہو کر بس ان کا اتباع کرنا چاہیے۔ انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے سلسلہ میں یہ ہمارا آخری فیصلہ ہے۔

بس اب جو شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی نئی نبوت کی گنجائش نکالتا ہے، وہ اللہ کے اس فیصلہ اور اس کے قائم کئے ہوئے اس سارے دینی نظام کو درہم برہم کرنا چاہتا ہے، ذرا اس کے دور رس نتائج پر غور کیجیے! یہ دوسری قسم کی اعتقادی گمراہیوں سے بہت مختلف قسم کی بات ہے۔ اس کا اثر پورے دین پر پڑتا ہے۔ نئے نبی کی آمد پر اس پر ایمان لانا مدار نجات ہو جاتا ہے۔ وہی نبیٔ وقت ہوتا ہے اور اس کے زمانہ کا کوئی شخص جو اس سے پہلے پیغمبروں کی تصدیق کرے۔ لیکن اس کو نہ مانے تو وہ کافر اور اللہ کی لعنت کا مستحق ہو جاتا ہے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نئی نبوت کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ نجات کی آخری شرط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا نہیں ہو گا۔ بلکہ بعد میں آنے والے اس نبی پر ایمان لانا نجات کی آخری شرط ٹھہرے گا۔ (جیسا کہ قادیانی اُمت مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق صاف صاف کہتی ہے کہ ان کا انکار کرنے والے اسی طرح کافر اور لعنتی ہیں جس طرح پہلے نبیوں کے منکر لعنتی اور کافر ہوئے)

پس جو لوگ دین میں اتنا بڑا فساد برپا کرنا چاہیں اور قیامت تک کے لیے قائم کئے ہوئے اللہ کے اس نظام کو یوں درہم برہم کرنا چاہیں، لازماً ایمان والوں کو ان کے ساتھ دوسرے تمام زنادقہ و مرتدین سے زیادہ سخت معاملہ کرنا چاہیے۔''

(احتساب قادیانیت صفحہ ۱۱۳ تا ۱۱۵)

اس حقیقت کو علامہ اقبال نے بھی بیان کیا ہے:

''قرآن کریم کے بعد نبوت و وحی کا دعویٰ تمام انبیاء کرام کی توہین ہے یہ ایک

ایسا جرم ہے جس کو کبھی معاف نہیں کیا جاسکتا، ختمیت کی دیوار میں سوراخ کرنا دینیات کے تمام نظام کو درہم برہم کردینے کے مترادف ہے قادیانی فرقہ کا وجود عالم اسلامی، عقائد اسلام، شرافت انبیاء، خاتمیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کاملیت قرآن کے لیے قطعاً مضر ومنافی ہے۔"

(فیضان اقبال،صفحہ ۴۳۵)

بلکہ یہ عقیدہ ختم نبوت اس اُمت کی بقا کا ضامن ہے جب تک یہ ختم نبوت کا عقیدہ موجود ہے یہ اُمت، اُمت رہے گی اگر یہ عقیدہ نہ رہا تو پھر یہ اُمت اُمت بھی نہیں رہے گی بلکہ اُمتیں جنم لیں گی اور اُمتیں بھی کیا گروہ اور جماعتیں بنیں گی، ایک کھیل تماشا ہوگا، آئے دن کسی گوشہ اور کونہ سے ایک نبی اٹھے گا، ایک ایک شہر سے کئی کئی نبی اُبھریں گے، ان میں منافست چلے گی ہر ایک اپنے دعویٰ کو موثر بنانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگائے گا اور اپنے ماننے والوں کی تعداد بڑھائے گا اور پھر ان میں مقابلہ بازی ہوگی اور اس طرح اس اُمت کا اُمت پنا ختم ہوجائے گا اسی لیے علامہ اقبال نے یہ حقیقت واشگاف الفاظ میں بیان کی:

"دین وشریعت تو قائم ہیں کتاب وسنت سے، دین وشریعت کی بقا اور دین وشریعت کا استمرار اور وجود مربوط ہے کتاب وسنت سے، جب تک کتاب وسنت ہے، دین باقی ہے، دین وشریعت باقی ہے لیکن اُمت کی بقا، ختم نبوت کے عقیدے سے ہے۔"

(بحوالہ خطبات مفکر اسلام، جلد ۵، صفحہ ۱۰۹)

اس کانفرنس کا دوسرا مقصد اور اہم موضوع فتنہ قادیانیت ہے، اس کی دسیسہ کاریوں اور اس کے دجل وفریب سے مسلمانوں خصوصاً نئی نسل کو آگاہ کرنا ہے۔ ابتدائے اسلام سے لے کر اس وقت تک کوئی فتنہ اسلام کی تاریخ میں اتنا نازک اور ابتلاء کا نہیں رہا، جتنا قادیانیت ہے، اس کا خطرناک پہلو یہ ہے کہ یہ ایک مستقل دین اور متوازی اُمت کی تشکیل کرتا ہے بعض لوگ اسے بھی دیگر فرقوں کی طرح ایک اسلامی فرقہ سمجھ کر اس فتنہ کی شدت کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں شاید ان کی نظر سے قادیانی لٹریچر نہیں گزرا، ورنہ وہ کبھی اس سوچ کے حامل نہ ہوتے، حقیقت یہ ہے کہ وہ متوازی اُمت اور ایک مستقل دین کی داعی ہے، یہاں نبی کے مقابلے میں نبی کو کھڑا کیا گیا بلکہ اسے دوسرے انبیاء سے حتیٰ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل قرار دیا گیا، شعائر کے مقابلہ میں شعائر، مقامات مقدسہ کے مقابلہ میں مقامات مقدسہ، کتاب کے مقابلہ میں کتاب، افراد کے مقابلہ میں افراد، غرض ہر چیز کا بدل انہوں نے مہیا کیا، چنانچہ نبی کے مقابلہ میں نبی اور اس جھوٹے نبی کے ماننے والوں کو صحابہ کا درجہ دیا گیا، اس کی بیویوں کو امہات المؤمنین کہا گیا، مکہ اور مدینہ کے مقابلہ میں قادیان کو ارض حرم اور مکۃ المسیح قرار دیا، حج کے مقابلہ میں قادیان حاضری کو حج سے زیادہ ثواب قرار دیا، قرآن کریم کے مقابلہ میں "تذکرہ" نامی کتاب کو پیش کیا غرضیکہ ایک ایک چیز میں اختلاف کیا اور صرف اختلاف نہیں بلکہ مقابلہ کیا اور خود اس کا انہوں نے اعتراف کیا چنانچہ مرزا غلام احمد کا بیٹا مرزا محمود اپنی ایک تقریر میں کہتا ہے:

"حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ان کا (یعنی مسلمانوں) کا اسلام اور ہے ہمارا اور، ان کا خدا اور ہے اور ہمارا اور، ہمارا حج اور ہے اور ان کا اور، اسی طرح ہر بات میں ان سے اختلاف ہے۔"

"یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔"

(خطبہ مرزا محمود الفضل قادیان، جلد ۱۹، صفحہ ۱۳)

اس طرح کی اور بے شمار تحریریں پیش کی جاسکتی ہیں جن سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ یہ کوئی فرقہ نہیں بلکہ نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک بغاوت کا نام قادیانیت ہے اور علماء اسی لیے اسے سب سے بڑا فتنہ قرار دیتے ہیں۔

اس قادیانی فتنہ کی شدت کو بیان کرتے ہوئے مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ لکھتے ہیں:

"مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا نظریہ ایجاد کیا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار تو چھٹی صدی عیسوی میں مکہ میں مبعوث ہوئے تھے اور دوسری مرتبہ (نعوذ باللہ) مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں قادیان کی ملعون بستی میں۔ مکی بعثت کا دور تیرھویں صدی ہجری پر ختم ہوگیا اور اب چودھویں صدی سے قیامت تک قادیانی بعثت ونبوت کا دور ہوگا۔ اس طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو تیرھویں صدی کے بعد کالعدم قرار دے کر خاتم النبیین کا منصب خود سنبھال لیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات مخصوصہ کو اپنی جانب منسوب کرنے کے لیے قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں بے دریغ تحریف کرڈالی۔ اسلامی عقائد کا مذاق اڑایا، انبیاء علیہم السلام کو فحش گالیاں دیں، تمام اُمت مسلمہ کو گمراہ اور کافر ومشرک قرار دیا۔ قصر اسلام کو منہدم کرکے "جدید عیسائیت" کی بنیاد رکھی۔ انگریز کی ابدی غلامی کو مسلمانوں کے لیے فرض وواجب قرار دیا، مسئلہ جہاد کو حرام اور منسوخ

ٹھہرایا اور مجاہدین اسلام کو منکر خدا قرار دیا۔ جن لوگوں کو قادیانیت کی گہرائی کا علم نہیں، اور وہ اس کی حقیقت سے ناواقف ہیں، انہیں اس فتنہ کی شدت کا احساس نہیں ہوسکتا، واقعہ یہ ہے کہ صدر اول سے لے کر آج تک جتنے فتنے پیدا ہوئے ان سب کی مجموعی فتنہ پردازی بھی فتنہ قادیانیت کے سامنے شرمندہ ہے۔ اگر ملاحدہ وزنادقہ اور مدعیان نبوت ومہدویت کی تحریفات کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں قادیانی تحریفات کو جگہ دی جائے تو یقین ہے کہ قادیانی کی تحریفات کا پلڑہ بھاری رہے گا۔“

(تحفہ قادیانیت، صفحہ۱۴، جلد دوم)

”چودھویں صدی ہجری میں امت کو جن فتنوں کا سامنا کرنا پڑا، ان میں سب سے بدتر اور منحوس فتنہ وہ تھا جسے دنیا ”فتنہ قادیانیت“ کے نام سے جانتی ہے۔ اس فتنہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی (متوفی: ۱۳۲۶ھ) اور ان کے متعلقین کسی پر نیچریت کی اور کسی پر دہریت کی چھاپ تھی، مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت سے انگریز کو اس ذہنی ارتداد کے لیے دو اہم ترین فائدے نظر آئے، اول یہ کہ یہ تحریک صرف خواص اور پڑھے لکھے روشن خیال افراد تک محدود نہیں رہے گی، بلکہ اس کا دائرہ کار عوام کی سطح تک پھیل جائے گا، دوم یہ کہ جو نظریات ملحدان یورپ اور ان کے شاگردان عزیز نیچریت یا دہریت کی تہمت کی بنا پر مسلمانوں سے قبول کرانے میں کامیاب نہیں ہوسکے وہی نظریات ”وحی والہام“ کی سند سے قادیانی نبوت پیش کرے گی، اور مسلمان اس کے سامنے سرِتسلیم خم کردیں گے۔

مشرق ومغرب کے تمام ملاحدہ کے سارے افکار اور ان کی تمام جدوجہد کا خلاصہ اگر نکالا جائے تو یہ ہے کہ اسلام اپنی موجودہ شکل میں جو اس وقت مسلمانوں کے سامنے ہے (نعوذ باللہ) لائق اعتبار اور قابل اعتماد نہیں اور جن لوگوں نے قادیانی اور اس کے لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ ٹھیک یہی خلاصہ قادیانی تحریک کے عقائد وافکار کا ہے۔“

(تحفہ قادیانیت، جلد دوم، صفحہ ۱۹،۲۰)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جو اکابر علماء کرام اور مشائخ عظام کی قائم کردہ جماعت ہے اس کا قیام اسی مقصد کے لئے وجود میں آیا تھا کہ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وعظمت کو ایک ایک مسلمان کے دل میں اتار دیا جائے تاکہ کوئی ان کے ایمان کی لاعلمی کی بنا پر ان کو گمراہ کرکے ان کے ایمان پر ڈاکا نہ ڈال سکے اسی طرح اس جماعت کا مقصد قادیانیوں کا تعاقب ان کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے دجل وفریب سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا ہے تاکہ کوئی سارق نبوت ان مسلمانوں کو دھوکا سے جھوٹی نبوت کے جال میں نہ پھنسا سکے۔

اس کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر شہر، ہر قریہ، ہر بستی میں اپنے پروگرام منعقد کرتی ہے، اپنے مبلغین بھیجتی ہے، جگہ جگہ بڑی بڑی کانفرنسیں منعقد کرکے راہ عامہ کو ہموار کرتی ہے صرف اپنے ہی ملک نہیں بلکہ جہاں قادیانی پہنچتے ہیں ان کے تعاقب میں مجلس تحفظ ختم نبوت بھی پہنچتی ہے۔

چنانچہ جب ۱۹۸۴ء میں قادیانیوں نے اپنا ہیڈکوارٹر پاکستان سے لندن منتقل کرایا تو جماعت نے یہاں بھی ان کا تعاقب کیا، اپنا دفتر لندن میں قائم کیا، اپنے مبلغین بھیجے، کانفرنس منعقد کیں۔ برمنگھم کی سالانہ کانفرنس بھی اسی کی کڑی ہے۔ کانفرنس سے قبل جماعت کے زعما، علما، مبلغین پورے انگلینڈ کا دورہ کرتے ہیں اور جگہ جگہ پروگرام منعقد کرکے مسلمانوں کو اس کانفرنس کی دعوت دیتے ہیں۔

یہ کانفرنس ہر سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں ہوا کرتی تھی، ان کے انتقال کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے اور حضرت کے ترجمان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شوریٰ کے رکن حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کی نگرانی اور سرپرستی میں اور قائم مقام امیر حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہورہی ہے۔ اس کانفرنس کی دو نشستیں ہوں گی ایک صبح دس بجے سے ایک بجے تک دوسرا ظہر کی نماز کے بعد دو بجے سے شام سات بجے تک، اس کانفرنس میں جہاں پورے انگلینڈ، اسکاٹ لینڈ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانے شرکت کریں گے۔ وہاں اس کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائم مقام امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر مولانا حافظ تکلین، جامعہ اشرفیہ لاہور کے نائب مہتمم مولانا فضل الرحیم اشرفی، اقراء روضۃ الاطفال کے نائب مدیر مفتی خالد محمود، مدرسہ امام محمد کے مہتمم مولانا قاری فیض اللہ چترالی، جمعیت علماء برطانیہ کے امیر مفتی محمد اسلم، مولانا قاری اسماعیل رشیدی، مفتی سہیل احمد کے علاوہ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، یورپ سے آئے ہوئے علماء کرام اور یوکے کے علماء کرام خطاب فرمائیں گے، جب کہ مولانا اسماعیل رشیدی، مولانا گل محمد، مولانا خلیل، مولانا امداد اللہ قاسمی، مولانا عزیز الرحمٰن، حاجی محمد معصوم، قاری ہاشم، مولانا اسلام علی شاہ اور جمعیت علماء برطانیہ کے کارکن اور برمنگھم کے دردمند مسلمان میزبانی کے فرائض انجام دیں گے۔

☆☆..........☆☆

سانحہ داتا دربار

اصل مجرم کو نہ چھپائیں

حضرت مولانا محمد ازہر مدظلہ

لاہور میں حضرت سید علی ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخشؒ کے مزار پر ہونے والے دھماکوں پر کون سا ایسا دل ہوگا جو غم میں ڈوب نہ گیا ہو، یوں معلوم ہوتا تھا کہ پورے ملک میں صف ماتم بچھ گئی ہے۔ اللہ والوں کے دربار بادشاہوں کے درباروں سے کہیں زیادہ عزت واحترام کے حامل ہوتے ہیں، حکمرانوں اور بادشاہوں کی حکومت جسموں پر ہوتی ہے جبکہ اللہ والے دلوں کی سلطنتوں پر حکومت کرتے ہیں۔ دنیا کے بادشاہ تیروتفنگ اور فوجوں کے ذریعے علاقے فتح کرتے ہیں، اللہ والے ایک نظر سے ہفت اقلیم فتح کرتے ہیں:

نہیں فقرو سلطنت میں کوئی امتیاز ایسا
یہ نگہ کی تیغ بازی ہے وہ سپاہ کی تیغ بازی

حضرت سید علی ہجویریؒ کے مرقد مبارک کے تقدس کو مجروح کرنے اور درجنوں افراد کو قتل کرنے کی منصوبہ بندی ایسا بھیانک جرم ہے کہ کوئی مسلمان اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ قبرستان اور اہل اللہ کے مراقد پر حاضری کے آداب کیا ہیں اور شریعت وطریقت کے تقاضے کیا ہیں، یہ فقہی مسائل ہیں جن پر بحث مباحثہ کا مقام دینی تعلیم کی درس گاہیں ہیں۔ عوام کا بلااختلاف مسالک یہ عقیدہ ہے کہ اولیاء اللہ کے مزارات روحانی فیوض و برکات کے سرچشمے ہیں، جہاں سے ہر شخص کو اپنی لیاقت وصلاحیت کے مطابق فیض نصیب ہوتا ہے۔ قبر کچی ہو یا پختہ، اگر اس میں سونے والا اپنے خالق ومالک کی غیر معمولی محبوبیت کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوا ہے تو وہ ہزاروں لاکھوں دلوں میں زندہ رہے گا اور اس کی عقیدت کا چراغ طوفانوں کے تھپیڑوں کے باوجود روشن رہے گا:

''چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد''

حضرت سید علی ہجویریؒ کے مزار مبارک کے قریب دہشت گردانہ حملے کی مذمت ہر مکتب فکر کے جید علمائے کرام نے کی ہے۔ جمعیت علمائے اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمن، جماعت اسلامی کے امیر سید منور حسن، جماعۃ الدعوۃ کے امیر حافظ محمد سعید نے شدید الفاظ میں اس سانحہ کی مذمت کی اور اسے ملک کا امن تباہ کرنے کی سازش قرار دیا، ان راہنماؤں کا کہنا ہے کہ اسلام اور امن دشمن مسلمانوں کو آپس میں لڑانے اور کمزور کرنے کے لئے مختلف حربے استعمال کررہے ہیں اور دہشت گردی کی ان کارروائیوں میں غیر ملکی ہاتھ ملوث ہے، ان تمام راہنماؤں کے بیان میں مذکور ''اصلی دشمن'' اور ''غیر ملکی ہاتھ'' کو پہچاننے کی ضرورت ہے، اگر ہم اس تک پہنچ گئے تو انشاء اللہ ملک امن کا گہوارہ بن جائے گا۔

قارئین کو یاد ہوگا کہ جب لاہور میں سری لنکا کی کرکٹ ٹیم پر حملہ ہوا تو وزیروں شذیروں نے طالبان اور مذہبی تنظیموں کے خلاف بیان بازی کی توپوں کے دہانے کھول دیے تھے مگر لاہور کے کمشنر جناب خسرو پرویز نے اپنی تحقیق وتفتیش اور ماتحت افسروں کی رپورٹوں کے بعد کہا تھا کہ اس میں بھارت کا ہاتھ ہے۔ وزیر داخلہ نے اس بیان پر ان کی سرزنش بھی کی تھی، مگر وہ ایک محب وطن پاکستانی افسر کی حیثیت سے اپنے بیان پر قائم رہے۔

موجودہ سانحہ پر بعض عاقبت نااندیش کالم نگاروں اور مذہبی راہنماؤں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے، اس سے دیوبندی بریلوی تصادم کی راہ ہموار کرنے اور فرقہ واریت کی بو آتی ہے۔ ان حضرات کو شاید پاکستان اور اسلام کے حقیقی دشمن کا ادراک نہیں۔ اس سانحہ پر زیادہ افسوسناک بیان جماعت اہل سنت کے مرکزی امیر سید مظہر سعید کاظمی کا ہے، انہوں نے کہا حملہ آور وہی لوگ ہیں جو مزارات کے دشمن ہیں اور اپنے خیال میں اسے شرک قرار دیتے ہیں۔ ظاہر ہے ان کا اشارہ اہل السنۃ والجماعت کے دوسرے بڑے مسلک دیوبند اور اہل حدیث حضرات کی طرف ہے، جو بزرگوں کے مزارات پر حاضری کے وقت شرعی آداب کی زیادہ پابندی پر زور دیتے ہیں۔

یہ درست ہے کہ بعض اوقات صدمے کے وقت انسان کی رائے معتدل اور منصفانہ نہیں ہوتی، لیکن سید مظہر سعید کاظمی عام آدمی نہیں، وہ اپنے مسلک کے سربرآوردہ اشخاص میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کا اپنے مسلکی مخالفین کو مزارات کا دشمن قرار دینا اور اپنے معتقدین کو یہ تاثر دینا کہ یہ لوگ تمہیں مشرک سمجھتے ہیں، کم از کم اس موقع پر نہایت غیر محتاط گفتگو ہے۔ مزارات پر خون ریزی اور قتل وغارت گری ایسا سنگین جرم ہے جو کسی مسلمان سے متصور نہیں، شاید یہی

وجہ ہے کہ وزیر داخلہ عبدالرحمٰن ملک نے پہلی مرتبہ اس خوفناک سانحہ میں طالبان کو ملوث قرار نہیں دیا۔ دوسری طرف طالبان نے ان حملوں میں ملوث ہونے کی تردید کرتے ہوئے، حملوں کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ دھماکوں میں بلیک واٹر ملوث ہوسکتی ہے، ہمارا ان دھماکوں سے کوئی تعلق نہیں۔ پاکستان میں امن وامان کو تباہ کرنے اور اسے غیر مستحکم کرنے میں بھارت کو نظر انداز کرنا بہت بڑی غلطی ہوگی۔ یہود وہنود عالم اسلام کی پہلی ایٹمی طاقت سے ازلی دشمنی اور کینہ رکھتے ہیں۔ قیام پاکستان سے لے کر اب تک بھارت اپنی ایجنسی (را) کے ذریعے پاکستان میں تخریب کاری کی متعدد وارداتیں کرواچکا ہے۔ ماضی میں کشمیر سنگھ اور سربجیت سنگھ جیسے کئی دہشت گرد اور بھارتی ایجنٹ پاکستان میں تخریبی کارروائیوں کے الزام میں گرفتار کئے گئے۔ فیصل آباد بم دھماکے میں گرفتار ہونے والا شخص بھی بھارتی جاسوس ثابت ہوا۔ اسی طرح بھارت میں چند ماہ قبل اجمیر شریف کے دربار پر حملہ ہوا، مساجد پر بم پھینکے گئے، تحقیقات کے بعد ثابت ہوا کہ ان میں ہندو شدت پسند ملوث تھے، اس لئے ہندو کی مسلم دشمنی سے صرف نظر کرنا سادہ لوحی اور حقائق سے نظر چرانے کے مترادف ہے۔

خطے کے حالات پر نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ امریکا افغانستان سے "باعزت" طور پر نکل جانے کے لئے بہانے تراش رہا ہے، جبکہ بھارت کی خواہش یہ ہے کہ امریکی فوجیں یہاں موجود رہیں اور وہ امریکی چھتری کے نیچے قبائلی علاقوں اور بلوچستان میں شورش برپا رکھنے کے لئے اپنے ایجنٹوں کو استعمال کرتا رہے۔ افغانستان میں بھارت کے متعدد قونصل خانے افغان ایجنٹوں کے ذریعے پاکستان دشمنوں میں اسلحہ اور رقوم تقسیم کرتے ہیں۔

ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ حضرت ہجویریؒ کے مزار پر حملہ کرنے والوں اور جنوبی پنجاب میں آپریشن کا مطالبہ کرنے والوں میں کوئی خفیہ رابطہ ہے، لیکن یہ بہرحال حقیقت ہے کہ پنجاب میں طالبان کی موجودگی کا شوشہ پنجاب میں آپریشن کا جواز پیدا کرنے کے لئے چھوڑا جاتا ہے۔ امریکا جو افغانستان سے جانے کے بعد بھی پاکستان میں اپنا اثر ورسوخ باقی رکھنا چاہتا ہے، اس طرح کے واقعات سے فائدہ اٹھا کر پاکستان میں اپنی موجودگی کا جواز پیدا کرسکتا ہے۔

ان حقائق کی روشنی میں جذباتی فضا کے باوجود ہمیں اپنے مسلکی مخالفین کو مورد الزام ٹھہرانے کی بجائے اپنے حقیقی اور مشترکہ دشمن کو پہچاننا چاہئے۔ قبرستان اور بزرگوں کے مراقد تمام مسلمانوں کے نزدیک قابل احترام ہیں، لہٰذا اس افسوسناک سانحہ کو کسی مسلک کی مخالفت اور مسلک والوں کی کردارکشی کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

(بشکریہ روزنامہ اسلام کراچی ۱۳ جولائی ۲۰۱۰ء)

ICEBERG (Water Chiller)

☆ پینے کا پانی ٹھنڈا کرنے کے ساتھ ساتھ بجلی کی بھی بچت کرتا ہے، ☆ خوبصورت ڈیزائن، ☆ باڈی مکمل کوٹڈ ہونے کی وجہ سے زنگ سے محفوظ، ☆ واٹر ٹینک اسٹین لیس اسٹیل، ☆ جدید ترین ٹیکنالوجی کو سامنے رکھ کر مکمل کیلکولیٹڈ بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ صرف چند منٹوں میں آپ کو ٹھنڈا پانی دینا شروع کردیتا ہے۔

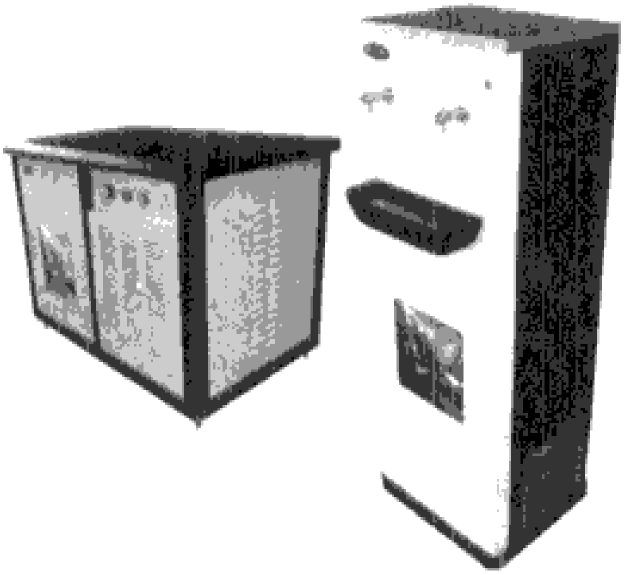

فلاحی اداروں اور سپلائرز کے لئے خصوصی ڈسکاؤنٹ

مختلف خوبصورت ڈیزائن اور کیپیسٹی میں دستیاب ہیں

رابطہ سیل: 0333-2126720

E-mail:monir@super.net.pk

دجال کا فتنہ اور اس سے حفاظت

طلحہ السیف

دوسری قسط

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

دجال کے دمشق پہنچنے سے پہلے حضرت امام مہدی علیہ الرضوان دمشق آچکے ہوں گے اور جنگ کی پوری تیاری وترتیب فوج کر چکے ہوں گے، جنگ کا ساز وسامان وآلات تقسیم ہوں گے کہ موذن عصر کی اذان دے گا، لوگ نماز کی تیاری ہی میں ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کاندھوں پر تکیہ کئے آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے شرقی مینارہ پر جلوہ افروز ہو کر آواز دیں گے کہ سیڑھی لے آؤ، پس سیڑھی حاضر کر دی جائے گی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کی ملاقات

آپ اس سیڑھی کے ذریعہ سے نیچے اتر کر امام مہدی علیہ الرضوان سے ملاقات فرمائیں، امام مہدی نہایت تواضع وخوش خلقی کے ساتھ آپ سے پیش آئیں گے اور فرمائیں گے: یا نبی اللہ! امامت کیجئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرمائیں گے کہ امامت تم ہی کرو، کیونکہ تمہارے بعض بعض کے لئے امام ہیں اور یہ عزت اس امت کو خدا نے دی ہے، پس امام مہدی علیہ الرضوان نماز پڑھائیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اقتدا کریں گے۔

دجال کا ساتھی اور دجال کا قتل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے، دیکھا تو میں رو رہی تھی، آپؐ نے پوچھا: کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ نے دجال کا ذکر اس طرح فرمایا کہ اس غم میں مجھ کو بے ساختہ رونا آگیا، آپؐ نے فرمایا: اگر وہ نکلا اور میں اس وقت موجود ہوا تو تمہاری طرف سے میں اس سے نمٹ لوں گا اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو پھر یہ بات یاد رکھنا کہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے (اور وہ کانا ہوگا) جب وہ نکلے گا تو اس کے ساتھی اصفہان کے یہودی ہوں گے، یہاں تک کہ جب مدینہ آئے گا تو وہاں ایک طرف آکر اترے گا اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ پر دو دو فرشتے نگراں ہوں گے (جو اس کے اندر آنے سے مانع ہوں گے) مدینہ میں جو بداعمال آباد ہیں وہ نکل کر خود اس کے پاس چلے جائیں گے اس کے بعد وہ فلسطین یا باب لد پر آئے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام نزول فرما چکے ہوں گے اور یہاں وہ اس کو قتل کریں گے، پھر عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک ایک منصف امام کی حیثیت سے زمین پر زندہ رہیں گے۔ (مسند احمد)

آگ پانی اور پانی آگ

ربعی بن خراش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عقبہ بن عمرو نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے دجال کے متعلق جو بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی وہ ہم کو بھی سنا دیجئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کو یہ فرماتے خود سنا ہے کہ دجال جب ظاہر ہوگا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ دونوں ہوں گے مگر لوگوں کو جو آگ نظر آئے گی وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور جس کو لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ جھلسا دینے والی آگ ہوگی، لہٰذا تم میں جس کو بھی یہ زمانہ ملے اس کو چاہئے کہ جو آگ معلوم ہو رہی ہو اس میں داخل ہو جائے، کیونکہ درحقیقت وہ آب خنک ہوگا۔ (بخاری شریف)

یہاں مسلم کی روایت میں اتنا اضافہ اور ہے کہ دجال کی ایک آنکھ میں موٹا سا ناخونہ ہوگا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر کے حرف علیحدہ علیحدہ لکھے ہوئے ہوں گے، جس کو ہر مومن پڑھ لے گا چاہے وہ خواندہ ہو یا ناخواندہ اور ایک روایت میں ہے کہ اس کی آنکھوں کی درمیان (ک، ف، ر) اور ایک روایت میں (کاف، الف، را) ہوگا۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ملک کر دجال کی فوج سے لڑنا اور دجال کو قتل کرنا

پھر حضرت مہدیؒ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہیں گے: ''یا نبی اللہ! اب لشکر کا انتظام آپ کے سپرد ہے جس طرح چاہیں انجام دیں۔'' وہ فرمائیں گے: ''نہیں یہ کام بدستور آپ ہی کے تحت میں رہے گا، میں تو صرف قتل دجال کے واسطے آیا ہوں، جس کا مارا جانا میرے ہی ہاتھ سے مقدر ہے۔'' رات امن وامان کے ساتھ بسر کرکے امام مہدیؒ فوج ظفر موج کو لے کر میدان کارزار میں تشریف لائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال پر اور اسلامی فوج اس کے لشکر پر حملہ آور ہوگی، نہایت

خوفناک اور گھمسان کی لڑائی شروع ہوجائے گی اس وقت دم عیسوی کی یہ خاصیت ہوگی کہ جہاں تک آپ کی نظر کی رسائی ہوگی وہیں تک یہ بھی پہنچے گا اور جس کافر تک آپ کا سانس پہنچے گا تو وہ نیست و نابود ہوجایا کرے گا۔

دجال کا فرار

دجال آپ کے مقابلہ سے بھاگے گا آپ اس کا تعاقب کرتے کرتے مقام ''لُد'' میں چالیس گے اور نیزے سے اس کا کام تمام کرکے لوگوں پر اس کی ہلاکت کا اظہار کریں گے کہتے ہیں کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے قتل میں عجلت نہ کرتے تو بھی وہ آپ کے سانس سے اس طرح پگھل جاتا جیسے پانی میں نمک۔ اسلامی فوج دجال کے لشکر کے قتل و غارت کرنے میں مشغول ہوجائے گی یہودیوں کو جو اس کے لشکر میں ہوں کوئی چیز پناہ نہ دے گی یہاں تک کہ اگر بوقت شب کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں ان میں سے کوئی پناہ گزین ہوتو وہ بھی آواز دے گا: اے خدا کے بندے دیکھ اس یہودی کو پکڑ اور قتل کر، مگر درخت غرقد ان کو پناہ دے کر اخفائے حال کرے گا۔

دجالی فتنہ کے چالیس روز

زمین پر دجال کے شروفساد کا زمانہ چالیس روز تک رہے گا کہ جن میں سے ایک دن ایک سال کے ایک ایک مہینہ کے اور ایک ایک ہفتہ کے برابر ہوگا باقی ماندہ ایام معمولی دنوں کے برابر ہوں گے بعض روایتوں میں ہے کہ دنوں کی درازی بھی دجال کے استدراج کی وجہ سے ہوگی کیونکہ وہ ملعون آفتاب کو حبس کرنا چاہے گا خداوند کریم اپنی قدرت کاملہ سے اس کی حسب مرضی آفتاب کو روک دے گا، اصحاب کرامؓ نے جناب پیغمبر خدا سے پوچھا کہ جو روز ایک سال کے برابر ہوگا، اس میں ایک دن کی نماز پڑھنی چاہئے یا سال بھر کی؟ آپ نے رمایا: اندازہ وہ تخمینہ کرکے ایک سال ہی کی نماز ادا کرنی چاہئے شیخ محی الدین ابن عربیؒ جو ارباب کشف وشہود کے محققین میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ اس دن کی تصویر دل میں یوں آتی ہے کہ آسمان پر ایک ابر محیط طاری ہوگا اور ضعیف وخفیف روشنی جو عموماً ایسے ایام میں ہوا کرتی ہے تاریکی محض سے مبدل نہ ہوگی اور آفتاب بھی نمایاں نہ ہوگا، پس لوگ بموجب شرع اندازہ تخمینہ سے اوقات نماز کے مکلف ہوں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

دجالی شرانگیزیوں سے متاثرہ شہروں کی تعمیر نو اور روئے زمین پر انصاف کا قیام

دجال کے فتنہ کے خاتمہ پر حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ و حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان شہروں میں کہ جن کو تاراج کردیا ہوگا دورہ فرمائیں گے دجال سے تکلیف اٹھائے ہوئے لوگوں کو خدا کے یہاں اجر عظیم ملنے کی خوشخبری دے کر دلاسا و تسلی دیں گے اور اپنی عنایات و نوازشات عامہ سے ان کے دنیاوی نقصانات کی تلافی کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل خنزیر شکست صلیب اور کفار سے جزیہ قبول نہ کرنے کے احکام صادر فرما کر تمام کفار کو اسلام کی طرف مدعو کریں گے، خدا کے فضل و کرم سے کوئی کافر بلاد اسلام میں نہ رہے گا۔ دجال اور دجالیت کے ان خدوخال سے واقفیت کے بعد اب ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ اس فتنے سے حفاظت کا سامان کیا ہے؟

> **لوگ نماز کی تیاری ہی میں ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کاندھوں پر تکیہ کئے آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے شرقی مینارہ پر جلوہ افروز ہوں گے**

(۱) سورۂ کہف

صحیح روایات سے ثابت ہے کہ سورۂ کہف فتنۂ دجال سے حفاظت کا ذریعہ ہے، نسائی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو اسے دیکھ لے اس پر سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھ دے'' اور صحیح مسلم وغیرہ میں ابتدائی دس آیات کی تصریح ہے۔ ہمارے علماء و مشائخ عظام جمعہ کے دن پوری سورت کہف کی تلاوت اور روزانہ ابتدائی و آخری دس آیات کی تلاوت فرماتے ہیں۔ مسند احمد میں سورۂ کہف کی ابتدائی و آخری آیات پڑھنے اور یاد کرنے والے کے لئے قیامت کے دن نور کی بشارت ہے، فرمایا جو سورۂ کہف کی ابتدائی و آخری آیات پڑھے گا اس کے لئے روز قیامت سے سر سے پاؤں تک نور ہوگا اور جو پوری سورہ پڑھے گا، اس کے لئے زمین سے آسمان تک نور ہوگا۔ (مسند احمد)

سورۂ کہف کا فتنۂ دجال سے کیا ربط ہے؟ ان معارف کو اگر تفصیل سے جاننا مطلوب ہوتو حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمہ اللہ کی کتاب ''دجالی فتنے کے نمایاں خط و خال'' اور حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کی کتاب ''معرکۂ ایمان و مادیت'' کا مطالعہ کرلیا جائے۔

(۲) دجال اور فتنۂ دجال کے بارے میں صحیح علم

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال اور اس کے فتنے کے بارے میں اپنی امت کو اتنی تفصیل سے آگاہ فرمایا کہ آپ سے پہلے کسی نبی نے اپنی امت کو اس قدر وضاحت نہیں فرمائی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے نسب، جسمانی خصوصیات و علامات، عادات و خصائل اس کے فتنے کی مکمل تفصیلات اور اسے استدراجاً جو طاقتیں حاصل ہوں گی ان کی حدود سب کچھ اپنی امت کو بتادیا۔ دجال

ایمان پر کس کس طرح حملہ آور ہوگا، ان چالوں سے مکمل آگہی آپ ﷺ نے اپنی امت کو بخشی، دجال کے ان حملوں کا توڑ کیا ہوگا؟ امت مسلمہ اس وقت کن حالات سے دوچار ہوگی؟ مسلمان کو اس مقابلے کے لئے کیا کیا کرنا چاہئے ہوگا۔ یہ سب امور بھی آپ ﷺ نے کھول کھول کر بیان فرمادیئے۔

اگر کسی شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان فرامین کا علم ہو اور دجال اس کے سامنے آجائے تو ایسا نہیں ہوسکتا کہ اس شخص کو دجال کو پہچانے اور آرام و راحت پانے کے لئے اسے (نعوذ باللہ) رب مان بیٹھے۔

(۲) بزدلی کہ جانتے ہوئے کہ یہ شخص دجال ہے، جھوٹا ہے اور دشمن ایمان ہے مگر اس کی طاقت کا رعب اس قدر طاری ہوجائے کہ جان بچانے اور آرام و راحت پانے کے لئے اسے (نعوذ باللہ) رب مان لے۔ سدباب یہی ہے کہ ہر زمانے میں دجال اور فتنہ دجال کی ان تفصیلات کو خوب عام کیا جائے، ہر شخص کو دجال کی ذات کے بارے میں مکمل معلومات ہوں اور اس کے فتنے کے بارے میں بھی جانتا ہو کہ اس کی جنت درحقیقت جہنم اس کی راحت دراصل مشقت اور اس کی جہنم اصل میں جنت اور تکلیف حقیقت میں راحت ہوگی، محض جان بچانے کے لئے اس کی طرف ہوجانے والے پر توبہ کا دروازہ بند ہوجائے گا اور وہ ہمیشہ کے عذاب کا مستحق ٹھہرے گا، دجال کی مسلط کردہ بھوک پیاس میں اہل ایمان کو اللہ کے ذکر سے غذا اور سیرابی نصیب ہوگی اور اپنے مقابل ثابت قدم رہنے والوں کو وہ ضرر نہ پہنچا سکے گا، تب نہ کوئی شخص دھوکے سے اس کا شکار ہوگا اور نہ بزدلی سے۔

(۳) نظریۂ جہاد

فتنہ دجال سے حفاظت کا تیسرا ذریعہ صحیح اسلامی نظریۂ جہاد ہے، ہم نے ابھی عرض کیا کہ وہ دجال کے جال میں پھنسنے کے دو اسباب ہوسکتے ہیں لاعلمی اور خوف جو شخص نظریۂ جہاد کا حامل ہوگا وہ دجال سے لاعلم نہیں ہوسکتا، کیونکہ دجال کا قتل جہاد کی انتہائے غایت ہے اس کے بعد جہاد ختم ہوجائے گا اور یہ بات ہر مجاہد کو معلوم ہے۔ دجال کے خلاف لڑنے والے عیسیٰ علیہ السلام کے لشکر کے لئے جہنم سے نجات کی بشارت موجود ہے جس سے ہر مجاہد واقف ہے اور اس کی خواہش ہے کہ وہ لشکر عیسیٰ علیہ السلام کا رکن بنے۔ رہی دوسری بات کہ بزدلی کے سبب دجال پر ایمان لانے کا خطرہ تو

> سورۂ کہف فتنہ دجال سے حفاظت کا ذریعہ ہے، نسائی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو اسے دیکھ لے اس پر سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھ دے'' اور صحیح مسلم وغیرہ میں ابتدائی دس آیات کی تصریح ہے

نظریہ جہاد رکھنے والا شخص انشاء اللہ اس سے بھی مامون رہے گا، جہاد یہی تو سمجھاتا ہے کہ کفر کی طاقت کے آگے نہ جھکا جائے وہ کفر خواہ ابوجہل کی شکل میں ہو، روم و فارس کی شکل میں ہو، روس و امریکا کے قالب میں ہو یا اپنی انتہائی طاقت دجال کی صورت میں۔

نظریۂ جہاد ہر حال میں اس سے ٹکرانے کا درس دیتا ہے۔ یہ مجاہد ہی ہوتا ہے جو کفر کی طاقت کو پرکاہ کی حیثیت دینے پر تیار نہیں ہوتا جبکہ دیگر لوگ کفر کے آگے جھک جاتے ہیں۔ ان کے دلوں میں وہن اور استکانت آجاتی ہے اور وہ اپنی جان اور کام بچانے کے لئے دوستی، محبت اور صلح کی باتیں کرنے لگتے ہیں جو شخص صحیح اسلامی نظریہ جہاد کا حامل ہوگا، وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو سپریم مانے گا۔ صمیم قلب سے اس بات کا معترف ہوگا کہ موت و حیات کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ وہی مارتا ہے اور زندگی دیتا ہے تو وہ دجال کی موت یا تکلیف سے گھبرا کر اس کی اطاعت کیوں قبول کرے گا؟ اس کا یہ نظریہ اسے جس طرح آج امریکا اور نیٹو کی آتشیں طاقتوں کے سامنے قائم اور سربکف رکھے ہوئے ہے، اسی طرح دجال کے سامنے بھی انشاء اللہ اسے قیام میں مدد دے گا، دجال کا انجام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں جہاد میں قتل ہوتا ہے نظریۂ جہاد کے حاملین حضرت مہدی علیہ الرضوان اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جھنڈے تلے اس کے خلاف اور اس کے لشکروں کے خلاف قتال میں مشغول ہوں گے، اس لئے وہ اس کے فتنے کا شکار نہ ہوں گے، ہاں جو لوگ کچے ہوئے اور خوف میں مبتلا ہوگئے ان کا کچھ نہیں کہا جاسکتا ہے کیونکہ جہاد کے نام پر میدانوں میں موجود کئی لوگ بڑی طاقتوں کے مقابلے کے وقت میدان چھوڑ جاتے ہیں۔

بہر حال فتنہ دجال سے نبرد آزما ہونے اور اس کے مقابل ایمان کی حفاظت اور سلامتی کے لئے ان ذرائع کو بروئے کار لانے اور امت مسلمہ کو اس امر کی طرف متوجہ کرنے کی ازحد ضرورت ہے۔ مبارک باد کے مستحق ہیں وہ لوگ جو اس زمانے میں نظریۂ جہاد کے فروغ اور احیائے جہاد کی عملی محنت کا حصہ ہیں کہ ان کی اس مبارک محنت کا منتہا فتنۂ دجال کا خاتمہ ہوگا۔ انہی گزارشات کے ساتھ ہی ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسنون دعا پر اپنی بات کا اختتام کرتے ہیں۔ اللھم انا نعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال۔

☆☆..............☆☆

سیاست کا ”اثریا“...!!

شوکت علی مظفر

ہم نے ہمیشہ پرویز مشرف کے خلاف ہی لکھا اور وجہ یہ تھی کہ انہیں کتے بہت پسند ہیں اور ہمیں ناپسند۔ میاں نواز شریف ہمیں اچھے لگتے تھے تو اس وجہ سے کہ وہ پائے کے بہت شوقین ہیں اور میری بھی پسندیدہ ڈش یہی ہے، اسی وجہ سے ملک مجھے ”بڑے پائے کا مزاح نگار“ سمجھتا ہے، لیکن میاں صاحب نے ایک ایسی حرکت کر دی کہ ہمیں مشرف صاحب ایک دم ہی اپنے کتوں سمیت اچھے لگنے لگے ہیں۔ ظاہر ہے جب میاں صاحب قادیانیوں کو ”بھائی“ کہہ کر گود میں بٹھائیں گے تو سابق صدر کا اچھا لگنا مجھ جیسے کمزور مسلمان کے لئے فطری بات ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ نواز شریف نے جس قسم کی ”بھائی چارگی“ کو فروغ دینے کی کوشش کی ہے تو ہمیں لفظ ”بھائی“ بھی آلودہ آلودہ سا لگ رہا ہے۔ اگرچہ ملک نے ہمیں کہا بھی کہ: ”مسلمان مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں“ تو معلوم نہیں ہمارے منہ سے خود بخود یہ سوال کیسے نکل گیا: کیا نواز شریف مسلمان رہے؟

ملک صاحب چونکہ معاملہ فہم انسان ہیں، اس لئے کوشش کرتے ہیں کہ تلخی نہ پیدا ہو، اس لئے فرمایا: ”ہوسکتا ہے انسانیت کے ناطے میاں صاحب نے قادیانیوں کو بھائی کہہ دیا ہو۔“

مگر قادیانیوں کا سربراہ مرزا غلام احمد قادیانی تو خود کو انسان مانتا ہی نہیں تھا۔

ملک نے تیوری چڑھائی: یہ تو جاہل سے جاہل انسان بھی جانتا ہے کہ: ”وہ خود کو نبی، مسیح موعود اور مہدی گردانتا تھا۔“

ملک جی آپ سمجھے نہیں، نبی بھی ہوتا تو انسان ہی ہے مگر قادیانیوں کا مرزا خود کو انسان ہی نہیں مانتا۔

ملک نے گھورا اور محلے کی زبان میں کہا: اشتیاق احمد نہ بن... ڈائریکٹ بات کر... مرزا خود کو کیا مانتا ہے؟

مرزا قادیانی خود کو انسان کی شرم والی جگہ (تعین خود کیجئے وہ کون سی جگہ ہوتی ہے) مانتا ہے۔

تم کیسے کہہ سکتے ہو؟ ملک نے شرم والی جگہ کا سن کر شرماتے ہوئے پوچھا:

مرزا خود اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم ص:۹۷، خزائن ج:۲۱، ص:۱۲۷ میں انکشاف کرتا ہے کہ:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

اس کا ترجمہ مولانا اللہ وسایا صاحب نے ایک مناظرے میں پنجابی زبان میں یوں کیا تھا: ”میں بندے دا چتڑ ای نئیں، جیہڑی انسان دی سب توں شرم والی جگہ اے میں اوہاں“ آگے کہتے ہیں: غلام احمد قادیانی کو تو آپ ”بندے دا چتڑ ہی نہیں ثابت کر سکتے“ چہ جائیکہ اسے نبی ثابت کیا جائے۔

یار! پھر میاں صاحب نے کس حساب سے انہیں اپنا بھائی کہا ہے؟ ملک نے پریشانی سے میری طرف دیکھا۔

حساب تو میں واضح کر چکا ہوں، نتیجہ خود نکال لو، میں نے مختصر جواب دیا۔

صحافت اور سیاست کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ میرے حساب سے سیاست کو چولی کا مقام حاصل ہے، کیونکہ چولی کے پیچھے کیا ہے؟ سب کو معلوم ہے؟ صحافت کو دامن کے درجہ پر رکھا جاسکتا ہے، مگر سنا ہے (پڑھا بھی ہے) مرزا قادیانی نے اپنے زمانے میں اس دامن کو بھی داغ دار کرنے کی کوشش کی تھی، کوئی اخبار تھا جو ان کی سرپرستی میں نکلتا رہا ہے اور اس میں بھی وہی کچھ ہوتا تھا جو ان کی کتابوں میں بھرا پڑا ہے۔ ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی تو خوامخواہ ہماری تحریروں کے صاف جملوں سے بھی اپنا مطلب نکال کر خوش ہوتے ہیں اور پھر طنز بھی کرتے ہیں کہ میں جو اکثر جملے استعمال کرتا ہوں، ڈاکٹر صاحب انہیں صرف سوچ سوچ کر اندر اندر ہی خوش ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب! کیا آپ کو مرزا قادیانی کی تحریریں نظر نہیں آتیں جو کھلے عام حیض و نفاس اور خدا سے وہ والا کام کروانے کی باتیں لکھتا ہے جو کوئی شوہر اپنی بیوی کے ساتھ کرتا ہے۔ یقین نہیں آتا تو حوالہ حاضر ہے کہ مرزا قادیانی ”اسلامی قربانی“ نمبر ۳۴، ص:۱۲ پر لکھتا ہے:

”اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وہ کام کیا جو مرد اپنی عورت کے ساتھ کرتا ہے۔“

اور کشتی نوح، ص:۴۸، خزائن ج:۱۹، ص:۵۰ پر خوشخبری دیتا ہے کہ: ”مجھے حمل ہوگیا۔“

اس حمل سے کوئی اولاد ہونے کی اطلاع تو نہیں ملی، البتہ یہ معلوم ہے کہ ان کا پیٹ خراب ہوگیا

تھا جس کی وجہ سے دست بدست لڑتے لڑتے بیت الخلا میں ہی "پتلی گلی" سے جان نکل جانے کے سبب لڑھک گئے۔

صحافت کا ایک نامور ستارہ مبشر لقمان بھی ہے میں نے چینل پر آج تک ان کے صرف دو پروگرام ہی دیکھے ہیں۔ ایک میں ہیجڑوں کا ڈائریکٹر "بوبی" مہمان تھا اور دوسرے پروگرام میں قادیانیوں کا موجودہ ڈائریکٹر "غلام احمد" مہمان تھا۔ اس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ پروگرام کس "لیول" کا ہے؟ مبشر صاحب اپنے پروگرام کو "میں تو کرتا ہوں کھری بات" کے بینر تلے چلاتے ہیں، حالانکہ انہیں یہ لکھنا چاہئے "میں تو کرتا ہوں وکھری بات" جو حضرات پنجابی نہیں جانتے وہ کسی پنجابی سے "وکھری" کا ترجمہ کرالیں لیکن خیال رہے، پنجابی کہیں مرزا غلام قادیانی کی طرح کذاب اور جھوٹا نہ ہو ورنہ مطلب کیا سے کیا نکل جائے ہماری گارنٹی نہیں۔

ملک کے دل میں پھر شیطان نے گدگدی کی تو اس نے کہا: تم بار بار مرزا کو جھوٹا کہہ رہے ہو، قادیانیوں نے اس کا ثبوت مانگ لیا تو پھر ....؟؟؟

میں تو صرف جھوٹا اور کذاب کہہ رہا ہوں جس کے حوالہ کے لئے مرزا قادیانی کی اپنی کتابیں ہی بہت مگر قادیانی حضرات تو خود ہی نہ صرف اپنے بابائے دوزخ کی توہین کرتے ہیں بلکہ گالیاں دینے سے بھی گریز نہیں کرتے، مجھے پتہ ہے ملک، تم اس کا بھی ثبوت مانگو گے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کتاب: "قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے" کے صفحہ نمبر ۱۷۱ کے آخری پیرے میں تحریر ہے کہ آج سے برسوں پہلے کنری سندھ میں ایک مرزائی آ گیا۔ اس نے مرزا غلام احمد قادیانی کی مدح و توصیف شروع کردی اور کہا کہ مرزا قادیانی تمام نبیوں کا سردار تھا۔ مسلمان لوہار دستے والی کلہاڑی کی دھار تیز کرتا رہا۔ جب مرزائی مبلغ کی تبلیغ کرتے کرتے منہ میں جھاگ تیرنے لگی تو مسلمان نے کلہاڑی لہرا کر مرزا قادیانی کو بُرا بھلا کہنا شروع کردیا اور مرزائی سے مطالبہ کیا کہ جو گالیاں مرزا قادیانی کو میں نے دی ہیں، تم بھی دہراتے چلو تا کہ سبق یاد ہو جائے۔ مرزائی ڈر کے مارے گفتنی و ناگفتنی ان گالیوں کی گردان مرزا قادیانی کو سنانے میں مسلمان لوہار سے بھی چند قدم آگے۔ اب مسلمان نے وہ تیز دھار کلہاڑی مرزائی کے ہاتھ میں تھمادی اور گردن جھکا کر اس کے سامنے بیٹھ گیا اور کہا کہ آپ مجھ سے یہ مطالبہ کریں کہ میں (نعوذ باللہ) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کروں ورنہ کلہاڑی آپ کے ہاتھ میں ہے، یہ کہہ کر مسلمان لوہار رو پڑا کہ میں مر جاؤں گا، ٹکڑے ٹکڑے ہونا قبول کرلوں گا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ یہ کہہ کر مسلمان لوہار اٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ مرزائی مبلغ صاحب! آپ کے اور ہمارے سچے جھوٹے ہونے کی یہی دلیل ہے۔ سچے ہی کی توہین ناقابل برداشت، جھوٹے کی جتنی توہین کئے جا؟ اس جھوٹے کے ماننے والوں پر اس کا اثر نہ ہوگا۔

میاں نواز شریف تنہا ہی قادیانیوں کو بھائی کہنے والے نہیں ہیں، دیگر بڑے بڑے سیاست دان بھی انہیں اپنا سمجھتے ہیں، جبھی تو ان کی حمایت میں بیانات اور ان کے حقوق کے لئے آوازیں اٹھاتے رہتے ہیں، ویسے بھی موجودہ سیاست کو گندگی کا ڈھیر ہی سمجھا جاتا ہے جس سے کبھی کسی غریب کو فائدہ نہیں پہنچا اور قادیانیت بھی یہی کچھ ہے تو اگر میاں صاحب نے قادیانیوں کو بھائی سمجھا ہے تو "سیاست کا اثر" ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں یوم تکبیر کے صدقے عقل دے تاکہ انہیں دوست دشمن کی پہچان ہوسکے، کیونکہ بات تو صرف چاہت کی ہوتی ہے ورنہ دوست اور دشمن شروع ایک ہی لفظ سے ہوتے ہیں۔

☆☆..........☆☆

تبصرۂ کتب

نوٹ: تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔

مولانا محمد گل شیر شہیدؒ، سوانح و خدمات

تالیف: محمد عمر فاروق، صفحات: ۵۰۴، قیمت: ۲۵۰ روپے، ناشر: بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم ملتان۔

زندہ قومیں اپنے اسلاف و اکابر کو فراموش کرنے کی بجائے ان کے نقش پا سے راستہ ڈھونڈتی ہیں، ان کی سیرت و کردار کے آئینہ صافی کو سامنے رکھ کر اپنی سیرت و کردار کو ڈھالتی ہیں، ان کے نقوش زندگی سے شخصیت سازی کا کام لیتی ہیں اور ان کی ایک ایک ادا کو تاریخ کے اوراق میں محفوظ کر کے آنے والی نسلوں کی راہنمائی کا سامان کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے جناب محمد عمر فاروق صاحب کو جنہوں نے مجلس احرار کے ایک سرکردہ راہنما حضرت مولانا محمد گل شیر شہیدؒ کی سوانح و خدمات کو بڑی صبر آزما محنت و مشقت سے مرتب کیا۔

کتاب کو کل چودہ ابواب پر تقسیم کیا گیا: (۱) ابتدائے زندگی، (۲) ہندوؤں کے خلاف جہاد، (۳) فوج محمدی، (۴) سیاسیات، (۵) تحریک کالا باغ، (۶) سوئے مقتل، (۷) شہادت، (۸) سیرت و کردار، (۹) یادوں کے چراغ، (۱۰) مکاتیب، (۱۱) منظوم خراج عقیدت، (۱۲) حلقہ یاراں، (۱۳) اہم کتب، (۱۴) منتخب اشعار۔

کتاب باقی ہر اعتبار سے عمدہ ہے، لیکن ایک عالم باعمل، مرد مجاہد کی سوانح و خدمات کے تذکرہ میں جا بجا تصویروں کی نمائش سمجھ سے بالاتر ہے۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو اس مجسمہ سازی سے محفوظ فرمائے۔

(مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ - ب)

رُوح افزا اور کیا چاہیے!
SHARBAT
ROOH AFZA
REGD.
ہمدرد

مدینہ طیبہ کا سفر

تیسری قسط

دیارِ حبیب ﷺ سے دیارِ غیر تک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ جنہیں کراچی میں مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کے ساتھ ۹/ اکتوبر ۲۰۰۴ء کو دہشت گردوں نے شہید کر دیا۔ مولانا تونسوی شہیدؒ کے کاغذات میں سے ان کا ایک سفرنامہ دستیاب ہوا ہے، جس کا عنوان ہے ”دیارِ حبیبؐ سے دیارِ غیر تک“ جسے ہم قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ

قیام مدینہ کے دوران اکثر وقت مسجد نبوی شریف میں گزرتا' کبھی ریاض الجنة' کبھی منبر نبویؐ کے قریب' کبھی چبوترۂ اصحاب صفہؓ کبھی ستون ہائے رحمت' مختلف جگہوں پر نوافل اور دعائیں وغیرہ کرنے کا معمول رہا' کبھی کبھار محراب نبویؐ میں نوافل ادا کرنے کی سعادت نصیب ہو جاتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدمین کی جگہ پر سجدہ کرنے کا شرف حاصل ہوتا تو دل فرط محبت وعقیدت سے باغ باغ ہو جاتا۔ بشری تقاضوں کی تکمیل کے لئے تھوڑی دیر رہائش گاہ پر آتے تو طبیعت اداس ہو جاتی اور مسجد نبویؐ میں بیٹھنے کا ذوق و شوق اور روضۂ رسولؐ پر حاضری کا جذبہ فوراً واپس جانے پر مجبور کر دیتا' اور تقریباً یہی حال یہاں آنے والے ہر مسلمان کا تھا اور دل چاہتا تھا کہ باقی ماندہ ساری زندگی مدینہ طیبہ کے پُرسکون ماحول میں گزر جائے اور دیوانہ وار مست حال ہو کر شراب عشق ومحبت وعقیدت کے نشہ سے مخمور ہو کر اس جنتی شہر کی گلیوں میں گھومتے رہیں۔

بقول مولانا ظفر علی خان مرحوم:

دیار یثرب میں گھومتا ہوں
نبیؐ کی دہلیز چومتا ہوں
شراب عشق پی کر میں جھومتا ہوں
رہے سلامت پلانے والا

کبھی کبھی بانی دارالعلوم دیوبند قاسم العلوم حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی تمنا وآرزو دل میں مچلنے لگتی اور ان کے یہ اشعار وردِ زبان ہو جاتے:

امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ
کہ ہو سگان مدینہ میں میرا نام شمار
جیوں تو ساتھ سگان حرم کے تیرے پھروں
مروں تو کھائیں مدینے کے مجھ کو مور و مار
تمنا ہے درختوں پر تیرے روضے کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

اس قسم کی تمنائیں اور آرزوئیں دل میں مچلنے لگتیں' اور ہم چالیس نمازیں پوری کرنے کی غرض سے مدینہ طیبہ میں قیام پذیر رہے۔

قیام مدینہ طیبہ کے دوران' جنت البقیع' مسجد قبا' مسجد قبلتین' مقام خندق' بیئر عثمانؓ بیئر غرس، باغ سلمان فارسیؓ ' مدینہ طیبہ کی متعدد مساجد' اور جبل احد وغیرہ کی زیارات بھی نصیب ہوئیں۔ جنت البقیع مدینہ طیبہ کا مشہور قبرستان ہے جو خاندان نبوت کے تقریباً دو تہائی افراد کا مدفن ہے' شروع اسلام کے درخشندہ چہروں کی آخری آرام گاہ اور ان گنت شہدائے اسلام' صلحائے امت اور اکابرین کے سفر آخرت کی منزل ہے۔ اس قبرستان کے متعلق فرمان نبویؐ ہے کہ روز قیامت ستر ہزار خوش نصیب افراد اس سے اٹھیں گے جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے اور وہ بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ یہاں مدفین کی خواہش کی تکمیل کی خاطر امام مالکؒ نے ساری زندگی مدینہ طیبہ میں رہ کر دلی مراد کو پایا۔

اس جگہ امیر المومنین حضرت عثمان غنیؓ ازواج مطہرات حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ ومیمونہؓ کے علاوہ حضرت ابراہیم بن رسول اللہؐ عثمان بن مظعونؓ رقیہ بنت رسول اللہؐ فاطمہ بنت اسد والدۂ حضرت علیؓ عبدالرحمن بن عوفؓ سعد بن وقاصؓ عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عباسؓ حضرت حسنؓ بن علیؓ جیسی مقدس ہستیاں آرام فرما ہیں۔

اس جگہ کون سو رہے ہیں؟ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لخت پارے ان کی نور نظر اور اس نور نظر کے چشم و چراغ ہیں: چچا ہیں' چچازاد ہیں' امت کی مائیں ہیں' جنت کی شہزادیاں ہیں' امام ہیں' ذوالنورین ہیں' شہداء ہیں' اولیاء وحکماء ہیں' علماء وفقہاء ہیں' مفسر و محدث ہیں' حلیمہ سعدیہ ہیں' یہاں داخل ہوتے ہی انسانی وجود پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے' جسم لرزنے لگتا ہے' جنت البقیع کے گیٹ سے داخل ہوتے ہی دائیں ہاتھ کے ایک کونے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیاں عاتکہؓ صفیہؓ اور فاطمہؓ کی قبریں ہیں' آگے بڑھتے ہیں تو دائیں طرف پیغمبرؐ کی رفیقۂ ازواج میں لطیفہ' کائنات میں باسلیقہ' امت پر شفیقہ' خوش نصیبہ'

گلشن رسالت کی عندلیبہ' حبیب خدا کی حبیبہ' سیدہ' طیبہ' طاہرہ' حضرت عائشہ صدیقہؓ حضرت حفصہؓ حضرت سودہؓ حضرت زینبؓ حضرت ام سلمہؓ حضرت جویریہؓ حضرت ام حبیبہؓ اور حضرت صفیہؓ تو امہات المومنینؓ محوخواب ہیں۔ان کے ساتھ کی روش پر حضرت عقیلؓ حضرت جعفرؓ امام مالکؒ امام نافعؒ آسودہ خاک ہیں۔ ان کے ایک طرف شہداء کے مزارات کا ٹکڑا ہے' سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیمؑ کی لحد ہے۔ان کے اردگرد عبدالرحمن بن عوفؓ رقیہ بنت عثمان مظعونؓ سعد بن ابی وقاصؓ فاطمہؓ بنت اسدؓ عبدالرحمنؓ ابن عمرؓ مالک انصاریؓ اسماعیل بن جعفرؓ صادق کے مدفنوں کی ڈھیریاں ہیں۔آخری ٹکڑے پر شہید مظلوم جامع القرآن ذوالنورین صاحب حیاء وسخا و وفا حضرت عثمان غنیؓ محو استراحت ہیں' ان کی آرام گاہ سے ہٹ کر دیوار کے ساتھ حلیمہ سعدیہؓ کی قبر ہے۔امہات المومنین کے مزارات سے دس بارہ گز آگے ایک غیر کشیدہ مثلث ٹکڑی میں جو زیادہ سے زیادہ ۳×۵ گز کی ہوگی تین ڈھیریاں ہیں جن پر کوئی نشان نہیں ہے' سوائے قبروں کی شکل کے سنگریزوں کا حاشیہ ہے جیتے' پر کنکریاں ہیں' دائیں جانب بنت رسولؐ ہیں' سامنے رسول خدا کے چچا حضرت عباسؓ ہیں' ان کے دائیں طرف نواسہ رسول حضرت حسنؓ زین العابدینؒ امام باقرؒ اور امام جعفر صادقؒ آرام فرما ہیں۔ یہ ساری جگہ مسجد نبوی میں واقع حضرت فاطمہؓ کے حجرہ سے بھی چھوٹی ہوگی۔ جنت البقیع کا یہ پورا ٹکڑا ایک فردوس معلوم ہوتا ہے' یہ ایک ایسا چمن وگلستاں ہے جو آنکھوں نے سوائے مدینہ طیبہ کے اور کہیں نہ دیکھا ہوگا۔عصر تا مغرب ہم اس گلستان کی چاردیواری میں مختلف قبور پر حاضر ہوکر فاتحہ اور سلام عقیدت پیش کرتے رہے اور اس میں آرام فرما ہستیوں کو محبت وعقیدت کا سلام پیش کرنے کے بعد نماز مغرب کے لئے مسجد نبوی میں جانے کی خاطر جب راقم نے اپنے رفیق محترم مولانا لاشاری صاحب کو دیکھا اور چلنے کے لئے ہم نے ایک دوسرے کو مخاطب کیا تو دونوں کی حالت غیر اور آنکھوں سے اشک رواں اور شدت جذبات سے آواز بھرا گئی:

عشق کی چوٹ تو پڑتی ہے دلوں پر یکساں
ظرف کے فرق سے آواز بدل جاتی ہے

قیام مدینہ طیبہ کے دوران ایک صبح ناشتہ کرنے کے بعد ہم جبل احد اور دیگر زیارات کے لئے روانہ ہوئے' جبل احد محل وقوع کے لحاظ سے مدینہ طیبہ سے شمال کی جانب کوئی ڈھائی تین میل کے فاصلے پر واقع ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ احد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم احد سے محبت کرتے ہیں۔سورۂ آل عمران کی تقریباً دوسو آیات قرآنی غزوۂ بدر واحد کے عواقب ونتائج پر بحث کرتی ہوئی نظر آتی ہیں' اور اس کے بیس رکوع بدر واحد کا بالہ کئے ہوئے ہیں۔صحیح بخاری شریف کے باب غزوۂ احد میں ہے کہ قرآن کریم کی یہ آیت:" **ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔**" عین غزوۂ احد میں نازل ہوئی اب بھی جبل احد یہی سبق دیتا ہے۔انسان یہاں حاضر ہوتے ہی محسوس کرتا ہے کہ وہ ایک عظمت کے سامنے کھڑا ہے' خوف بھی ہے لیکن ایسا خوف جو کسی عظمت کے جلال سے پیدا ہوتا ہے' دلکشی بھی ہے جو حسن کا قدرتی مطالبہ ہے' اور شہداء کے خون شہادت کی آب وتاب روز اول کی طرح جھلکتی ہوئی نظر آتی ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کھڑے ہوکر اسے ایسی عظمت بخش دی ہے کہ دل خود بخود اس کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔اسی جگہ آپؐ کے دندان مبارک شہید ہوئے' اور اسی جگہ وہ غار ہے جہاں آپؐ نے زخمی ہونے کے بعد آرام فرمایا تھا' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ کے زخم دھوئے تھے اور چٹائی کا ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ زخموں میں بھری تھی' یہی وہ مقام ہے جہاں تقریباً ۷۰ صحابہ کرامؓ شہید ہوئے تھے' احد کا یہ مقام اور میدانی ٹکڑا ان میں سے بیشتر کی خواب گاہ ہے' شہدائے احد کے مدفن کے گرد کچھ سیڑھیاں دے کر سیمنٹ کی چار دیواری بنادی گئی ہے' بس یہی علامت ہے کہ یہاں شہدائے احد مدفون ہیں۔

شہدائے احد کی قبور پر حاضری دے کر سلام عقیدت پیش کرتے وقت ان کی بہادری وشجاعت' ایثار وقربانی اور دین حق کی خاطر ان کی جاں نثاری کے واقعات ذہن میں گردش کرنے لگے۔خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے اور بہادر چچا سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی المناک شہادت اور اس معرکہ حق وباطل میں دین حق کے تحفظ کی خاطر' جرأت و بہادری اور ان کے ایمان پرور مجاہدانہ کارناموں کی داستانیں احد پہاڑ آنے والے زائر کو سنارہا ہے اور تا قیامت سناتا رہے گا...... کہا جاتا ہے کہ تقدیر تدبیر سے ہنستی ہے۔عدم احتیاط سے قسمت بگڑتی ہے۔قریش نے غزوۂ بدر کی ذلت آمیز شکست پر کچھ عرصہ معاندانہ صبر کیا' مگر اس بدنما داغ کو دھونے کی اسی روز سے تیاری شروع کردی تھی۔تجارت میں جان لڑائی اور منافع انتقامی جنگ کے لئے جمع رکھا۔ مرد کی غیرت کو برانگیختہ کرنے کے لئے عورت کس قدر موثر ہتھیار ہے' غلام آباد' پاکستان میں بسنے والا مسلمان اس کا اندازہ لگانے سے قاصر ہے' چنانچہ عورتوں نے سارے مکہ میں اور شاعروں نے پورے عرب میں جذبات کی آگ لگادی' جس کے شعلے اٹھ اٹھ کر مدینہ طیبہ تک پہنچنے لگے' سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دور بین نگاہ نے اس عظیم خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے' اس سلسلہ میں کارروائی کے لئے اپنے اصحابؓ سے مشورہ طلب فرمایا۔

(جاری ہے)

قادیانیوں نے مساجد کے لئے راستہ روک لیا

رپورٹ: روزنامہ امت، کراچی

ڈرگ روڈ میں واقع قادیانی عبادت گاہ کی انتظامیہ کی جانب سے مسلمانوں کے لئے نماز جمعہ اور دیگر نمازوں کے اوقات کے دوران چاروں اطراف رکاوٹیں کھڑی کرکے راستے بند کردیے جاتے ہیں، جس کے باعث علاقے کی چھ مساجد میں نماز کی ادائیگی کے لئے جانے والے مسلمانوں کا یہاں سے گزرنا ممنوع ہوتا ہے۔ اس دوران چھتوں پر مسلح نوجوان موجود رہتے ہیں جس کے خلاف علاقے میں سخت اشتعال پایا جاتا ہے۔ علاقہ مکینوں کا کہنا ہے کہ قادیانی نوجوانوں کے چھت پر کھڑے ہونے سے اطراف کے مسلمانوں کے گھروں میں بے پردگی ہوتی ہے، وہ پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں سے یہ شکایت بھی کرچکے ہیں کہ قادیانی اپنی عبادت گاہ کے اطراف کی گلیوں میں بیریئر لگا کر انہیں مستقل بند کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ ڈرگ روڈ کینٹ بازار کے پلاٹ نمبر ۱۹۵/۲۶ میں واقع قادیانی عبادت گاہ احمدیہ بیت المبارک کی تعمیر ۱۹۶۰ء میں کی گئی تھی مذکورہ مرکز شارع فیصل تھانے کی حدود میں واقع ہے اور قادیانیوں کی جانب سے شرانگیز کارروائیوں اور علاقے کے مجبور اور غریب افراد کو قادیانی بنانے کی کوششوں پر ان کے خلاف علاقے کے رہائشیوں نے ایف آئی آر نمبر ۸۵/۴۷ء، ۸۵/۴۷، ۸۶/۲۲۹ درج کرا رکھی ہیں۔ یہاں سے مختلف اوقات میں ۷۵ قادیانی گرفتار بھی ہوئے ہیں۔ ڈرگ روڈ کینٹ بازار میں تقریباً ۶۰ قادیانی گھرانے ہیں جبکہ اطراف میں مسلمان اور عیسائی آباد ہیں۔

گزشتہ چار برسوں سے اس قادیانی مرکز میں تبلیغی سرگرمیاں عروج پر ہیں اور ڈرگ روڈ کے علاقہ گرین ٹاؤن، الفلاح، ملیر، کھوکھرا پار، سعود آباد، ماڈل کالونی، ناتھا خان گوٹھ ملیر کینٹ اور دیگر علاقوں سے تعلق رکھنے والے قادیانی بھی یہاں آتے ہیں۔ جمعہ کے روز ہونے والی خصوصی عبادت کے دوران مرکز میں آنے والوں کی تعداد دو سو ہوتی ہے۔ قادیانی مرکز سے متصل گیسٹ ہاؤس میں اندرون سندھ اور کراچی کے مضافاتی علاقوں سے غریب، بیمار اور پریشان حال افراد کو بہلا پھسلا کر لایا جاتا ہے اور ان کو وہاں مفت رہائش، کھانا اور علاج فراہم کرنے کا وعدہ اس شرط پر کیا جاتا ہے کہ وہ قادیانیت اختیار کرلیں۔ قادیانی افراد کی تبلیغی سرگرمیاں بڑھنے کی وجہ سے گیسٹ ہاؤس اور رفاعی ڈسپنسری کے اطراف کی گلیوں کو نمازوں کے اوقات میں بند کردیا جاتا ہے۔ قادیانی نوجوان اپنی عبادت کے دوران بھی گلیوں میں موٹر سائیکلیں اور ٹیکسیاں کھڑی کردیتے ہیں اور مسلح لڑکے یہاں سے کسی مسلمان کو گزرنے نہیں دیتے۔ تینوں متاثرہ گلیوں میں اکثریت مسلمان گھرانوں کی ہے۔ اس قادیانی عبادت گاہ کے قریب چھ مساجد واقع ہیں جن کا راستہ قادیانیوں کی عبادت گاہ اور ڈسپنسری کی گلیوں سے گزرتا ہے مگر یہ گلیاں بند کیے جانے کے بعد ان چھ مساجد کے نمازی شدید مشکلات کا شکار رہتے ہیں اور اکثر ان کے قادیانی مسلح افراد سے تلخ کلامی ہوتی رہتی ہے۔ جب نماز کے لئے یہاں سے کوئی مسلمان مساجد کا رخ کرتا ہے تو مسلح نوجوان اسے روک کر کہتے ہیں کہ وہ دوسری گلیوں سے جائیں۔ ایک برس سے علاقے کے رہائشی پولیس افسران کو درخواستیں دے رہے ہیں، تاہم ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ گزشتہ ماہ لاہور میں قادیانی مرکز پر حملوں کے بعد چند روز تک رینجرز اور پولیس کی بھاری نفری قادیانی مرکز کی حفاظت کرتی رہی اور اب بھی قادیانی عبادت کے اوقات میں چند پولیس اور رینجرز کے اہلکار یہاں گشت کرنے آتے ہیں۔ جمعہ کے روز دوپہر بارہ بجے مسلح نوجوان اپنے مرکز کی چھت پر مورچے بنا کر بیٹھ جاتے ہیں، جبکہ رفاعی ڈسپنسری اور گیسٹ ہاؤس کی چھت پر بھی مسلح نوجوان موجود ہوتے ہیں۔ اس دوران تینوں گلیوں کی دونوں اطراف کی سڑکوں پر آمد ورفت بند کردی جاتی ہے۔ جب علاقے میں جمعہ کی نماز کے لئے ان گلیوں سے گزرنے کی کوشش کرتے ہیں تو قادیانی انہیں منع کرتے ہیں اور ان سے بدتمیزی کے ساتھ پیش آتے ہیں جبکہ بعض اوقات تشدد بھی کیا جاتا ہے۔ قادیانی مرکز، گیسٹ ہاؤس اور رفاعی ڈسپنسری پر جو مسلح نوجوان مورچے بنا کر بیٹھتے ہیں، وہ اطراف کے مسلمان گھرانوں میں بھی جھانکتے رہتے ہیں، کیونکہ قادیانی مراکز کی چھتیں اطراف میں مسلمان گھرانوں سے اونچی ہیں جس کے باعث اطراف کے مسلم گھروں میں خواتین کی بے پردگی ہوتی ہے۔ نماز جمعہ کے دوران کینٹ بازار کی مین سڑک جواے

دن چوگنی تک آتی ہے۔ یہاں پر قادیانی مرکز سے کافی فاصلے تک کسی گاڑی کو کھڑا نہیں ہونے دیا جاتا اور ٹھیلے والوں کو بھی ہٹا دیا جاتا ہے۔ یہاں قادیانی نوجوان سرعام ایس ایم جی رائفلوں سمیت دیگر ہتھیار لے کر کھڑے ہوتے ہیں۔ قادیانی مرکز کی گلی کے مسلمان سید مسعود شاہ اور اس کے ۱۸ سالہ بیٹے زین کو گزشتہ جمعہ کو قادیانیوں نے اس گلی سے گزر کر قریبی مسجد میں جانے سے روکا تھا اور انکار پر تشدد کے بعد شارع فیصل تھانے میں بند کرا دیا، جس کے باعث علاقے میں اشتعال پھیل گیا اور علاقہ مکینوں کی بڑی تعداد تھانے پہنچ گئی جس پر پولیس کو باپ بیٹے کو رہا کرنا پڑا۔ امت کو سید مسعود شاہ نے بتایا کہ وہ گزشتہ ۴۰ برس سے یہاں رہائش پذیر ہیں اور اب قادیانی انہیں نماز پڑھنے مسجد تک جانے کے لئے ان گلیوں سے گزرنے نہیں دیتے اور بدتمیزی کرتے ہیں۔ ان کے بیٹے کو مارا پیٹا بھی گیا اور بعد ازاں پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔ مذکورہ علاقے میں قادیانی افراد کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے خلاف سخت اشتعال پایا جاتا ہے اور ڈرگ روڈ کینٹ ایریا میں واقع ۶ مساجد جامع مسجد گلزار مدینہ، جامع مسجد حنفیہ، جامع مسجد مقبولیہ، جامع مسجد نوری، جامع مسجد و مدرسہ بلال اور جامع مسجد ابو عبیدہ بن جراح میں جمعہ ۱۸ جون کو مساجد کے ذمہ داران اور نمازیوں کی موجودگی میں ایک قرارداد پیش کی گئی، جسے متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ واضح رہے کہ انہی چھ مساجد کے نمازی اپنی مساجد تک آنے میں قادیانیوں کی رکاوٹوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ اس قرارداد کے مطابق قادیانیوں نے پولیس کی مدد سے اپنی عبادت گاہ کے چاروں اطراف رکاوٹیں کھڑی کر کے مسلم آبادی کی آمد و رفت کا راستہ بند کر دیا ہے، حتیٰ کہ انہیں نماز کی ادائیگی کے لئے آمد و رفت سے بھی روکا جا رہا ہے۔ مسلح و غیر مسلح قادیانی اپنے مرکز کے ارد گرد جمع رہتے ہیں اور چھتوں پر چڑھ کر آس پاس میں واقع مسلمان گھرانوں کی خواتین کو بے پردہ کرنے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اہل محلہ نے ایس پی شاہ فیصل کو ۱۰ جون اور ایس ایچ او کو ۱۴ جون کو قادیانیوں کے بارے میں شکایتیں تحریری شکل میں جمع کرادی ہیں۔ علاقہ مکینوں کے مطابق قادیانی حکومت کی مدد سے گلیوں میں بیریئر لگا کر انہیں مستقل طور پر بند کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ قرارداد میں کہا گیا کہ قادیانیوں کی ان حرکتوں کی وجہ سے مقامی مسلمانوں میں شدید اشتعال پایا جاتا ہے اور وہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حکام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایسے افراد کی اصلاح کی جائے۔ ''امت'' کو معلوم ہوا کہ علاقے کے مسلمان رہائشیوں نے قادیانیوں کے خلاف پولیس کو جو درخواستیں دی ہیں اس پر علاقے کی ۶ مساجد کے پیش اماموں کے علاوہ درجنوں افراد نے دستخط کئے ہیں۔ درخواستوں میں پولیس کو مطلع کیا گیا ہے کہ ڈرگ روڈ میں قادیانی ایسی سرگرمیوں میں مصروف ہیں جو کہ اسلام اور ریاستی قوانین کے خلاف ہیں اور مسلمانوں کی دل آزاری کا سبب ہیں۔ قادیانی جمعہ کی دوپہر ہونے والے اپنے اجتماع کے دوران لاؤڈ اسپیکر استعمال کرتے ہیں اور آواز اس قدر تیز رکھتے ہیں کہ جو باہر تک سنائی دیتی ہے، جو پاکستانی آئین کی رو سے ناقابل ضمانت جرم ہے۔ امت نے جب اس حوالے سے علاقے کا سروے کیا تو علاقہ مکینوں میں قادیانیوں کے خلاف خاصا اشتعال پایا جاتا تھا۔ جامع مسجد بلال کے پیش امام مولانا عبدالقیوم نے اس نمائندے کو بتایا کہ ایک سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے کہ قادیانی گلیوں میں رکاوٹیں کھڑی کر کے بند کر دیتے ہیں اور نمازیوں کو ہراساں کرتے ہیں۔ پیش امام کے مطابق علاقے کی تمام

سالانہ ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد

فیصل آباد (رپورٹ: مولانا سید محمد حنظلہ شاہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۷ مئی بروز جمعرات بعد نماز عشاء الفتح گراؤنڈ سلیمی چوک ستیانہ روڈ فیصل آباد میں زیر نگرانی مولانا پیر سید فاروق ناصر شاہ نقشبندی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت صاحبزادہ گرامی مولانا عزیز احمد مدظلہ خانقاہ سراجیہ نے کی جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا ضیاء الدین آزاد ماموں کانجن اور مولانا عطاء الرحمن خطیب جامع مسجد توحید نے انجام دیئے۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری محمد طیب صدیقی اور قاری محمود صدیقی نے حاصل کی۔ شاعر ختم نبوت سید سلمان گیلانی اور قاری محمد طلحہ محمود نے نعت شریف پیش کی۔ مہمانان گرامی میں شیخ الحدیث مولانا محمد طیب مہتمم جامعہ اسلامیہ امدادیہ، حضرت مولانا قاری محمد یٰسین صاحب، شیخ الحدیث مولانا زاہد صاحب، شیخ الحدیث مولانا محمد صادق الامین صاحب، شیخ الحدیث مولانا عبدالرزاق صاحب کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ ان حضرات کی دعاؤں اور توجہات سے کانفرنس بہت کامیاب رہی۔ اسٹیج پر پچاس علماء کرام کے لئے نشستیں مختص کی گئیں اور سات سو کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا جبکہ عام مجمع کے لئے وسیع قالین بچھایا گیا، جس میں تین ہزار افراد کی گنجائش تھی وہ بھی کم پڑ گیا تو مزید انتظام کیا گیا۔ سیکورٹی اور دیگر خدمات جامعہ اسلامیہ امدادیہ کے طلباء کے سپرد تھیں، انہوں نے اپنے اساتذہ کرام کی نگرانی میں ان ذمہ داریوں کو خوب نبھایا۔ مقررین حضرات میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا زاہد محمود قاسمی، مولانا سید ضیاء احمد شاہ، مولانا عبدالرشید غازی، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری جمعیت اہل حدیث، حضرت مولانا محمد الیاس چنیوٹی ایم پی اے، جناب شاہد رزاق سکا صاحب صدر انجمن تاجران فیصل آباد، مولانا محمد ضیاء مدنی، مولانا عبدالخالق رحمانی، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر، مولانا غلام رسول چناب نگر قابل ذکر ہیں جن کے رد قادیانیت پر دلائل و براہین سے مزین شعلہ فشاں بیانات رات گئے تک جاری رہے۔ پیر طریقت حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی نقشبندی مدظلہ کی دعا پر یہ عظیم الشان کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

مساجد کے خطیبوں نے پولیس کو اس حوالے سے درخواستیں دی ہیں مگر ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر اسے نہ روکا گیا تو صورت حال خراب ہوسکتی ہے۔ امت کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ دار عبدالناصر خان نے بتایا کہ ۱۹۶۰ء میں اس قادیانی عبادت گاہ کو بنایا گیا تھا اور اب قادیانیوں نے اسے مرکزی حیثیت دینا شروع کردی ہے، جس کے خلاف اہل محلہ میں سخت اشتعال پایا جاتا ہے۔ عبدالناصر کے مطابق قادیانیوں نے غیر قانونی تعمیرات بھی کی ہیں اور کنٹونمنٹ بورڈ نے ان کو نوٹس بھی جاری کئے تھے جبکہ ۱۹۸۵ء میں ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں کے خلاف شارع فیصل تھانے میں مقدمہ نمبر ۸۵/۲۷ درج کرایا گیا تھا اور ۴۴ قادیانی گرفتار ہوئے تھے، اس کے بعد ان کے خلاف ۸۵/۴، ۸۶/۷، ۲۲۹ سمیت کئی مقدمات درج کرائے گئے۔ عبدالناصر خان کا کہنا تھا کہ نماز جمعہ اور دیگر نمازوں کے اوقات میں قادیانی افراد علاقے کے رہائشیوں کو اطراف کی گلیوں سے گزرنے سے روکتے ہیں اور ان سے بدتمیزی کرتے ہیں۔ امت کی ٹیم مذکورہ قادیانی عبادت گاہ احمدیہ بیت المبارک گئی تو اس کا مرکزی گیٹ بند تھا اور کونے پر لگے درخت کی ٹہنیاں کاٹ کر دو نوجوان خفیہ کیمرے کی تنصیب کے لئے تار لگانے میں مصروف تھے۔ گیسٹ ہاؤس کے قریب دو خواتین، موجود تھیں جو راسوائی سے آئی تھیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کو جبار احمد نامی شخص مالی امداد فراہم کرتا ہے اور انہیں قادیانی لٹریچر بانٹنے پر مجبور کرتا ہے۔ مین گیٹ والی گلی میں دو مسلح نوجوان موجود تھے، جو کسی کو یہاں سے گزرنے نہیں دے رہے تھے۔ امت کو مرکز کے قریب کی رہائشی خاتون نے بتایا کہ قادیانی نوجوانوں نے علاقے کے رہائشیوں کو خوف و ہراس میں مبتلا کر رکھا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ پہلے قادیانی افراد صرف چار دیواری تک محدود تھے، لیکن اب علاقے میں لڑائی جھگڑا اور تلخ کلامی معمول بن چکا ہے اور مسلح نوجوان قادیانی مرکز اور اطراف کی گلیوں میں گھومتے رہتے ہیں۔ خاتون کا کہنا تھا کہ پولیس یا رینجرز حفاظتی انتظامات کرے ورنہ علاقے میں بدامنی کا خدشہ ہے۔ امت نے قادیانی مرکز کے ذمہ دار سے رابطہ کرنا چاہا تو وہاں موجود عمیر احمد نامی نوجوان نے بتایا کہ اس کے منتظم اسحاق احمد ہیں۔ تاہم اس نے مرکز کے سامنے والی سڑک کے کنارے واقع پرچون کی دکان کے مالک حنیف قادیانی کو بلوایا، جس کا کہنا تھا کہ وہ لاہور میں قادیانی مرکز پر حملے کے بعد چناب نگر گئے تھے اور وہاں سے ہدایات لے کر آئے ہیں کہ اپنی حفاظت خود کی جائے اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے مرکز اور گھروں کی حفاظت کا بندوبست کر رہے ہیں، جس پر مقامی آبادی کو اعتراض ہے۔ امت کو شاہراہ فیصل تھانے کے ایس ایچ او انسپکٹر سہراب میو نے بتایا کہ انہیں ڈرگ روڈ کے رہائشیوں نے قادیانیوں کے خلاف درخواست دی ہے اور وہ علاقے میں گئے بھی تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ فی الحال وہ صورت حال کا جائزہ لے رہے ہیں اور جلد اس مسئلے کا حل تلاش کرلیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ پولیس قادیانی عبادت گاہ کی حفاظت کر رہی ہے۔ رابطہ کرنے پر امت کو دارالعلوم بنوریہ سائٹ کے مہتمم مفتی محمد نعیم نے بتایا کہ قادیانی افراد کو اپنی عبادت گاہ پر مینار بنانے یا مسجد لکھنے کی اجازت نہیں ہے جبکہ وہ لاؤڈ اسپیکر یا لاؤڈ اسپیکر کے بغیر تبلیغ بھی نہیں کر سکتے۔ لہٰذا انتظامیہ کو فوری طور پر اس معاملے پر کارروائی کرنی چاہئے۔

(روزنامہ امت کراچی ۲۳/ جون ۲۰۱۰ء)

☆☆..........☆☆

زید حامد کو پھر خفت کا سامنا، لاہور میں بیان سے روک دیا گیا

۱۳/ جون... کوئیک سوسائٹی میں بیان شیڈول تھا، اطلاع ملنے پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنان کا احتجاج

مقامی انتظامیہ کے ایکشن نہ لینے پر ختم نبوت کارکنان کے اعلیٰ حکام سے رابطے کے بعد ڈی سی او لاہور نے بیان رکوادیا

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے احتجاج پر مقامی انتظامیہ نے مدعی نبوت یوسف کذاب کے خلیفہ زید زمان المعروف زید حامد کا کوئیک سوسائٹی میں شیڈول بیان رکوادیا۔ زید حامد کا اتوار ۱۳/ جون کو کیک سوسائٹی میں بیان تھا، جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس کی اطلاع ہوئی تو مولانا عبدالنعیم مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا عبدالعزیز، عامر خورشید وقار، محمد عمار و دیگر کارکنان ختم نبوت موقع پر پہنچ گئے اور انتظامیہ کو اطلاع دی کہ یہ گستاخ رسول یوسف کذاب کا خلیفہ ہے اور یہ مفتی سعید احمد جلال پوری کے قتل کا نامزد ملزم ہے، لیکن ثبوت دیکھنے کے باوجود مقامی انتظامیہ نے ٹال مٹول سے کام لیا، جس کے بعد کارکنان ختم نبوت نے ڈی سی او لاہور سے رابطہ کیا اور اس سارے واقعے کی اطلاع دی۔ ڈی سی او نے فوری طور پر مقامی انتظامیہ کو حکم دیا کہ زید حامد کے بیان کو رکوادیا جائے، جس پر مقامی انتظامیہ نے بیان کرنے سے روک دیا اور زید زمان کو ایک مرتبہ پھر ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس پر کارکنان ختم نبوت نے ڈی سی او کا شکریہ ادا کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ زید حامد کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔

(روزنامہ اسلام کراچی ۱۴/ جون ۲۰۱۰ء)

خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین صاحبزادہ مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ کی سہ روزہ دورہ پر کراچی آمد

رپورٹ: مولانا توصیف احمد

کراچی... قطب الاقطاب، شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد قدس سرہ کے جانشین، خانقاہ سراجیہ کندیاں کے مسند نشین صاحبزادہ مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ، پیر طریقت حضرت حافظ عبدالقیوم نعمانی مدظلہ کی دعوت پر کراچی تشریف لائے۔ چنانچہ ۱۵/ جون بروز منگل ساڑھے بارہ بجے جناح انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں، کارکنان ختم نبوت اور وابستگان سلسلہ عالیہ مجددیہ نے حضرت خواجہ صاحب کا فقیدالمثال استقبال کیا اور قافلے کی شکل میں دفتر ختم نبوت میں تشریف آوری ہوئی، جہاں دفتر کے احباب نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ حضرت مدظلہ کی سہ روزہ دورے کی مصروفیات درج ذیل ہیں:

۱۵/ جون بروز منگل: دفتر ختم نبوت پہنچ کر مہمانان گرامی نے کھانا تناول فرمایا، نماز کے بعد کچھ دیر مہمان خانہ میں استراحت فرمائی، بعد نماز عصر طے شدہ پروگرام کے مطابق جامع مسجد عائشہ ومدرسہ فیض القرآن منظور کالونی تشریف لے گئے، جہاں مریدین ومعتقدین نے تجدید بیعت کی۔ مغرب کی نماز کے بعد ختم بخاری شریف میں شرکت کے لئے جامع مسجد مریم ومدرسہ مصباح العلوم محمودیہ منظور کالونی میں تشریف لے گئے، جہاں حافظ عبدالقیوم نعمانی صاحب نے جامعہ کے اساتذہ کرام اور احباب کے ہمراہ استقبال کیا۔ اس تقریب سعید میں حکیم العصر، محدث دوراں، ولی کامل، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم العالیہ نے بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیا۔ ختم بخاری شریف کا یہ پروگرام رات گئے حضرت خواجہ صاحب مدظلہ کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

۱۶/ جون بروز بدھ: صبح ساڑھے نو بجے جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کے رئیس شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ کی خصوصی دعوت پر جامعہ میں ختم بخاری شریف میں شرکت کی۔ حضرت شیخ مدظلہ نے درس بخاری میں امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ اور خواجہ خواجگان حضرت خواجہ خان محمد نوراللہ مرقدہ کا تذکرہ بڑے والہانہ انداز میں کیا اور ان برگزیدہ ہستیوں کی حیات طیبات سے سامعین کو آگاہ کیا۔ صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری سے حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب کا دل باغ باغ ہوگیا اور بہت مسرت وانبساط کا اظہار فرمایا، پُرتکلف ضیافت کی، دیر تک مختلف امور پر گفت وشنید جاری رہی۔

شام پانچ بجے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائم مقام امیر مرکزیہ اور جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے رئیس حضرت ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر دامت برکاتہم کی ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب اور جامعہ کے اساتذہ کرام آپ سے مل کر بہت خوش ہوئے۔

بعد نماز عصر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے سابق امیر حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کی جامع مسجد باب رحمت اور مدرسہ امام ابویوسف شادمان ٹاؤن ۲ جانا ہوا، جہاں حضرت شہیدؒ کے برادر محترم اور اراکین جامعہ سے ملاقات کی۔ بعدازاں مولانا سعد اللہ صاحب کی خواہش پر جامعہ مدنیہ للبنات نارتھ کراچی میں نماز مغرب کے بعد ختم بخاری میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے اور دعا فرمائی۔

جامعہ اسلامیہ کلفٹن میں ختم بخاری شریف کی تقریب بعد نماز عشاء رکھی گئی تھی، جامعہ کی انتظامیہ نے بڑی پُروقار محفل کا اہتمام کیا تھا، تمام انتظامات مکمل تھے مگر کراچی کی مخدوش صورت حال کے پیش نظر مجبوراً اسے مختصر کرنا پڑا۔ حضرت مولانا خلیل احمد مدظلہ نے دورۂ حدیث شریف سے فارغ ہونے والے طلبا کی دستار بندی فرمائی اور آخر میں دعا کی گئی۔

۱۷/ جون بروز جمعرات: صبح سات بجے شہدائے ختم نبوت کے مزارات پر فاتحہ کے لئے جامع مسجد خاتم النبیین پوسٹ آفس سوسائٹی گلشن اقبال تشریف لے گئے۔ ''گنج شہداً'' میں دیر تک مراقب رہے، شہداً کی ارواح مبارک کو ایصال ثواب کیا، صاحبزادہ مولانا محمد طیب لدھیانوی، صاحبزادہ حافظ عتیق الرحمن لدھیانوی اور اساتذہ کرام سے ملاقات کی۔

بعدازاں جامعہ اشرف المدارس کے رئیس حضرت مولانا حکیم محمد مظہر دامت برکاتہم کے ہمراہ

تشنگانِ علم وعرفان فیض پائیں آپ سے

قاری محمد صدیق ندیمؔ

رہبر دیں، مرشدِ کامل خواجہ صاحب آپ ہیں
دورِ حاضر کے ولی کامل قطب الاقطاب آپ ہیں
آپ ہیں اس دور کے علماء و صلحا کے امام
سب مدارس آپ کے طلبا بھی سارے ہیں غلام
مرشدوں اور عالموں میں ذی قدر بھی آپ ہیں
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر بھی آپ ہیں
آپ ہیں شیخ المشائخ، رہبر ملت ہیں آپ
خلفِ قیوم زماں ہیں، قابل عزت ہیں آپ
تشنگانِ علم و عرفان فیض پائیں آپ سے
قلب و روح کی تشنگی آ کر بجھائیں آپ سے
آپ ہیں اس سرزمین میں رحمتِ پروردگار
بے قدر کئی ہوگئے آ کر یہاں پر ذی وقار
آپ کے نورِ ضیا سے اک جہاں روشن ہوا
آپ کی حکمت سے جاری قلب کا انجن ہوا
دینِ حق کے سارے خادم مانتے ہیں آپ کو
سارے اپنے اور پرائے جانتے ہیں آپ کو
اس لئے امت کے حق میں بھی دعا فرمایئے
ملک و ملت کی بقا کی التجا فرمایئے
آپ کا سایہ رہے سر پر ہمارے سالہا
کیجئے رب سے دعا خواجہ ہمارے حال را
آپ کے خدام میں یہ ندیمؔ ہے اک نابکار
سعادت دارین سے اس کو کرے رب ہمکنار

(نوٹ: یہ نظم حضرت خواجہ کی حیات مبارکہ میں لکھی گئی تھی)

نور محمد لغاری صاحب کے ہاں پُرتکلف ناشتہ کیا۔ دس بجے کے قریب مولانا نعیم امجد سلیمیؒ کے صاحبزادے عزیزم فہیم امجد سلیمی کی درخواست پر مدرسہ یوسفیہ للبنات ڈالیا شانتی نگر میں ختم بخاری کی تقریب میں دعا فرمائی۔

ساڑھے بارہ بجے مفتی فیض الحق صاحب کے مدرسہ جامعہ حقانیہ بلال مسجد بلدیہ ٹاؤن میں ختم بخاری شریف میں شرکت ہوئی اور معتقدین کو بیعت سے سرفراز فرمایا اور دعا کی۔ شام پانچ بجے حضرت مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ کے صاحبزادے مولانا مفتی تقی الدین شامزی کی دعوت پر تشریف لے گئے، کچھ دیر قیام کیا اور صاحبزادوں کو دعاؤں سے نوازا۔

حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ کے اس سفر کا آخری پروگرام ۱۷/ جون بروز جمعرات بعد نماز عشاء دفتر ختم نبوت میں منعقد کیا گیا جہاں کارکنان ختم نبوت اور وابستگان سلسلہ عالیہ مجددیہ شریک ہوئے۔ تلاوت کلام پاک اور نعت شریف کے بعد اس تقریب سعید میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا محمد اعجاز مصطفی نے عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر پراثر بیان کیا۔ بعد ازاں حضرت خواجہ مدظلہ نے مختصر خطاب کیا۔ سامعین میں سے سلسلہ میں داخل مریدین نے تجدید بیعت کی۔ آخر میں حضرت نے طویل دعا فرمائی۔ اس طرح صاحبزادہ صاحب کا یہ سہ روزہ دورہ مکمل ہوا۔ اگلی صبح مریدین اور کارکنان ختم نبوت کے جلو میں ایئرپورٹ پہنچے اور تمام محبین و معتقدین نے الوداع کیا۔

اللہ رب العزت حضرت خواجہ صاحب کے ان تمام پروگراموں کو خیر و برکات کا ذریعہ بنائے اور ہم سب کو نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔

☆☆......☆☆

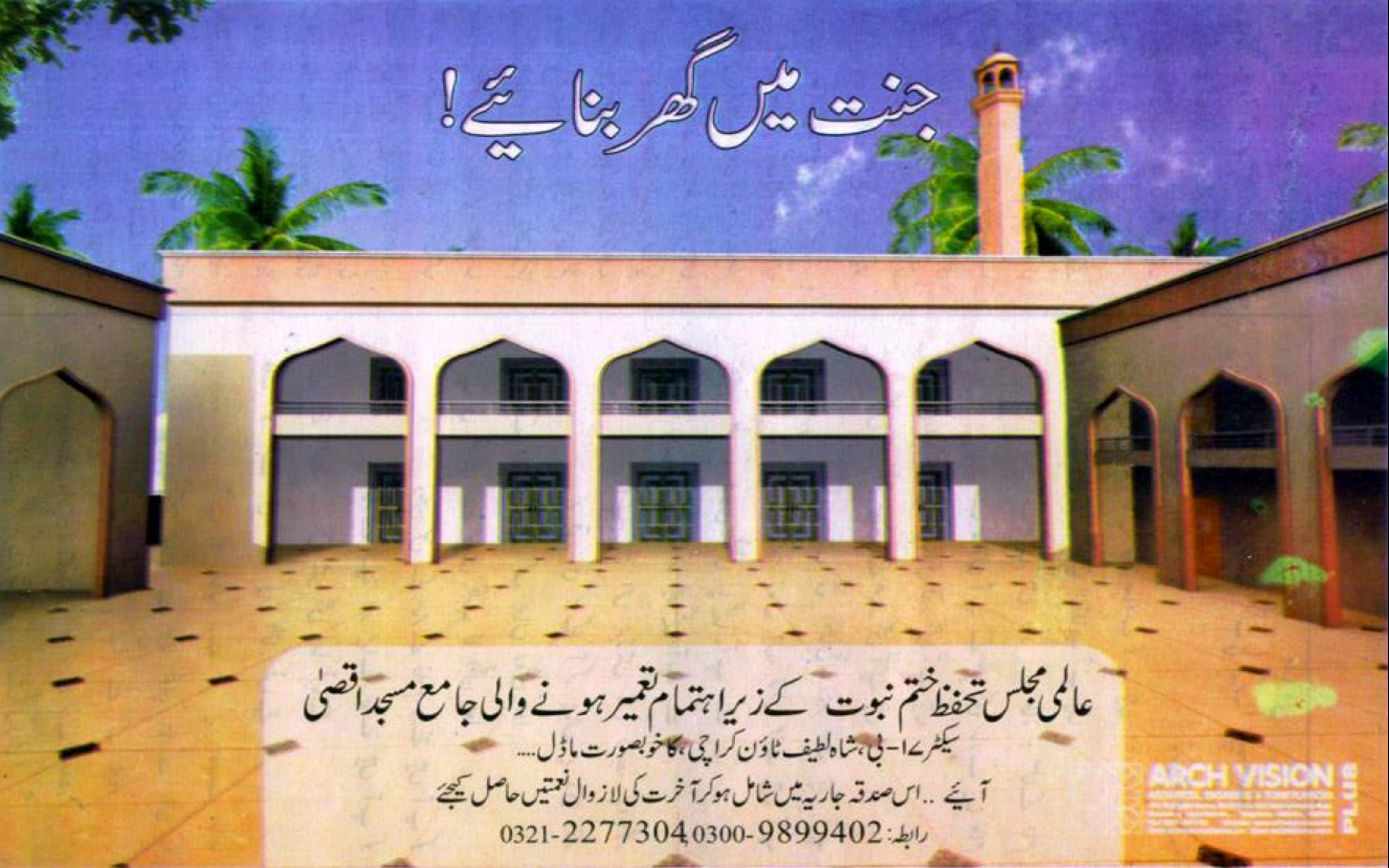

جنت میں گھر بنائیے!
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تعمیر ہونے والی جامع مسجد اقصیٰ
سیکٹر ۱۷-بی، شاہ لطیف ٹاؤن کراچی، کا خوبصورت ماڈل....
آئیے .. اس صدقہ جاریہ میں شامل ہو کر آخرت کی لازوال نعمتیں حاصل کیجئے
رابطہ: 0300-9899402، 0321-2277304
ARCH VISION
PLUS